سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

جمعرات،9۔مارچ2017
(یوم الخمیس،9۔جمادی الثانی1438ھ)

سولھویں اسمبلی: ستائیسواں اجلاس

جلد 27: شمارہ 4

233

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ9-مارچ2017

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سوالات

(محکمہ ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

عام بحث

پری بجٹ بحث جاری رہے گی

235

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا ستائیسواں اجلاس

جمعرات،9-مارچ2017

(یوم الخمیس،9- جمادی الثانی 1438ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11بج کر30منٹ پر زیر صدارت **جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔**

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ

أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ ۖ فَمَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَأُولَٰئِكَ يَقْرَءُونَ

كِتَابَهُمْ وَلَا يُظْلَمُونَ فَتِيلًا ﴿٧١﴾ وَمَنْ كَانَ فِي هَٰذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ

فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ وَأَضَلُّ سَبِيلًا ﴿٧٢﴾

سورۃ بنیٓ اسرآئیل 71تا 72

جس دن ہم سب لوگوں کو ان کے پیشواؤں کے ساتھ بلائیں گے۔ تو جن (کے اعمال) کی کتاب ان کے داہنے ہاتھ میں دی جائے گی وہ اپنی کتاب کو (خوش ہو کر) پڑھیں گے اور ان پر دھاگے برابر بھی ظلم نہ ہوگا(71)اور جو شخص اس (دنیا) میں اندھا ہو وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا۔ اور (نجات کے) رستے سے بہت دور(72)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

سلطان کرم قُرب کا زینہ مجھے دے دو
مدفن کے لئے خاک مدینہ مجھے دے دو
خوشبو سے مہک جائے میرا گھر میرے آقا
خیرات میں اک بوند پسینہ مجھے دے دو
تڑپوں تو تڑپنے کی خبر جائے مدینے
کچھ ایسا تڑپنے کا قرینہ مجھے دے دو

سوالات

(محکمہ ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ ہائر ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ باؤ اختر علی کا پہلا سوال ہے۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 3006 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بی آئی ایس ای کی جانب سے امتحانی فیس کے ساتھ 550 روپے برائے سند وصولی و دیگر تفصیلات

*3006: باؤ اختر علی: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میٹرک کے امتحان میں پاس ہونے پر طلباء و طالبات کو سندیں، رزلٹ کے کتنے عرصہ بعد بھیج دی جاتی ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ہر متعلقہ بورڈ بغیر کوئی اضافی رقم وصول کئے سال 2009 سے پہلے تک سندیں جاری کرتا رہا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سال 2010 سے ہر بورڈ امتحانی فیس کے ساتھ 550 روپے برائے اجراء سند وصول کر رہا ہے اگر ہاں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو جو طلباء و طالبات فیل ہو جاتے ہیں ان کی سند کی مد میں جمع کروائی ہوئی رقم کا کیا بنتا ہے اور کیا بورڈ مطلوبہ رقم واپس کرنے کو تیار ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) میٹرک کے امتحان میں پاس ہونے والے طلباء و طالبات کی اسناد ایک سال کے اندر اندر جاری کر دی جاتی ہیں۔

(ب) یہ درست ہے کہ ہر متعلقہ بورڈ 2009 تک تمام اسناد بغیر اضافی فیس کے جاری کرتا تھا۔

(ج) ہاں! یہ درست ہے، جس کی وجہ یہ ہے کہ حکومت پنجاب کی طرف سے سال2010میں گورنمنٹ کے تمام تعلیمی اداروں کے طلباء و طالبات کو سیکنڈری سکول کی سطح پر رجسٹریشن اور امتحانی فیس سے مستثنیٰ قرار دے دیا گیا جبکہ حکومت کی طرف سے بورڈز کو کسی قسم کی کوئی مالی معاونت نہ ہے جس کی وجہ سے پنجاب بھر کے نو تعلیمی بورڈز کے مخدوش مالی حالات کے پیش نظر سرٹیفکیٹ فیس کا نفاذ کیا گیا اس ضمن میں عرض ہے کہ امتحانی فیس کے ساتھ سرٹیفکیٹ فیس کی وصولی کا معاملہ مختلف رٹ پٹیشن کی صورت میں لاہور ہائی کورٹ لاہور میں زیر سماعت آیا جہاں تمام پٹیشن کو dispose ofکر دیا گیا۔

(د) ایسے طلباء و طالبات جو کہ ایک مرتبہ امتحان میں فیل ہو جاتے ہیں وہ بھی پاس ہونے کی غرض سے امتحان میں شرکت کرتے ہیں ایسے امیدواران سے دوبارہ سرٹیفکیٹ کی مد میں کسی قسم کی فیس وصول نہیں کی جاتی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میرا پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سے ضمنی سوال یہ ہے کہ جز(الف) میں انہوں نے فرمایا ہے کہ ایک سال میں سند طلباء کو دی جاتی ہے تو کیا کوئی ایسا اقدام ہو سکتا ہے کہ یہ سند earlyطلباء کو دی جائے تاکہ ان کا تعلیمی سال ضائع ہونے سے بچ جائے؟

جناب سپیکر: جی؟

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! earlyیہ ہے کہ limitایک سال سے کم کی جائے، اس کو شارٹ کیا جائے کہ طلباء کو سند تھوڑے عرصہ میں دی جائے تاکہ اس سے اُن کا تعلیمی سال بچ جائے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں معزز ممبر کو یہ بتانا چاہوں گی کہ بورڈ marks sheet immediatelyجاری کر دیتا ہے جس کی وجہ سے طلباء کالجز یا جہاں پر بھی وہ admissionلینا چاہتے ہیں اُس کی بنیاد پر مل جاتا ہے اور جو سند ہے وہ maximum early periodمیں بورڈ جاری کرتا ہے صرف جو supplementary exams ہوتے ہیں اُن کا resultتھوڑا لیٹ ہوتا ہے کیونکہ وہ examبھی بعد میں ہوتا ہے۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 2009 میں جو رزلٹ کارڈ تھا وہ بغیر کسی فیس کے طلباء کو دیا جاتا تھا 2009 کے بعد 2010 میں اس پر 550 روپے رزلٹ فیس لگا دی گئی۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ بتا سکتی ہیں کہ اس کی وجہ کیا ہے اس فیس کا اجراء کیوں کیا گیا؟

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! 2009 میں وزیراعلیٰ پنجاب کے حکم کے بعد admission fee تمام پبلک سیکٹر کے کالجز کی ختم کر دی گئی تھی admission fee ختم ہونے کے بعد جو ایک سال تھا اُس میں Boards کو budget manage کرنے میں problems آئی تھیں جس کے بعد بورڈ نے یہ decide کیا کیونکہ board autonomous bodies ہیں انہوں نے یہ اپنے طور پر decide کیا کہ سند کی فیس 550 روپے طلباء سے لی جائے تاکہ جو boards کے expenditures ہیں اُن کو meet کیا جا سکے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سے یہ سوال ہے وہ ایوان کو بتائیں کہ وزیراعلیٰ پنجاب جن کا وژن ایجوکیشن پر focus ہے اور انہوں نے ایجوکیشن میں طلباء کو ایسی ایسی رعایتیں دی ہیں کہ جن کی مثال نہیں ملتی۔ یہ 550 روپے جو رزلٹ کی مد میں طلباء پر لاگو کر دیئے گئے یہ اس کی کوئی definition نہیں بنتی کہ ایک طرف تو ہم ایجوکیشن میں غریب طلباء کو مراعات دے رہے ہیں اور دوسرا یہ 550 روپے طلباء پر لاگو کر کے ہم یہ پیغام دے رہے ہیں کہ ہم رزلٹ کارڈ کے بھی 550 روپے لے رہے ہیں اس کی وجہ بتائی جائے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! بالکل وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کا یہ وژن ہے کہ طلباء کو بہت زیادہ initiative تعلیم کے حوالے سے دیئے جائیں اور اُن کے بہت سارے initiative ہیں جس سے طلباء کو معاونت ملتی تاکہ وہ اپنی تعلیم کو بہتر سے بہتر حاصل کر سکیں۔ جہاں تک یہ بورڈ کے رزلٹ کارڈ فیس 550 روپے کا issue ہے وہاں پر طلباء سے جو داخلہ فیس لی جاتی تھی وہ معاف کی گئی تھی تو بورڈ کو گورنمنٹ آف پنجاب کی طرف سے کوئی مالی معاونت نہیں ہوتی انہوں نے اپنے اخراجات خود پورے کرنے ہوتے ہیں اور بورڈ کا پورا سال امتحانات کا سلسلہ

چلتا رہتا ہے اور اُن کے اخراجات اُن کی آمدنی سے برابر نہیں ہو رہے تھے جس کی وجہ سے اُن کو یہ سرٹیفکیٹ کی فیس رکھنا پڑی۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! جز (ج) سے میرا ضمنی سوال ہے کہ جو طلباء فیل ہو جاتے ہیں اُن سے بھی رزلٹ فیس 550 روپے وصول کی جاتی ہے۔ اس فیس کو کہاں خرچ کیا جاتا ہے کوئی ایسا اقدام ہے کہ جو طلباء فیل ہو جاتے ہیں اُن کو وہ فیس واپس کر دی جائے؟

جناب سپیکر: فیس معاف کی جائے یا جرمانہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! جو طلباء یا طالبات exam میں فیل ہو جاتے ہیں ظاہر ہے بورڈ اُن کا سرٹیفکیٹ تو جاری کرتا ہے اُن کا جو expenditure ہے وہ اُن فیل طلباء کے لئے بھی ہو رہا ہے۔ ظاہر ہے جو طلباء فیل ہو جاتے ہیں اگر وہ supplementary exam میں reappear ہونا چاہتے ہیں یا اگلے سال appear ہونا چاہتے ہیں تو اُنہیں اُس سٹرٹیفکیٹ کی ضرورت ہوتی ہے لیکن اُس میں جو فیل ہونے والے طلباء ہیں اُن کو بورڈ کی طرف سے یہ facility ہے کہ جو اُن کے سٹرٹیفکیٹ کی فیس ہے وہ اُن سے صرف ایک دفعہ وصول کی جاتی ہے اگر وہ دوبارہ reappear ہوتے ہیں یا supplementary exam میں جاتے ہیں تو اُن سے دوبارہ سند کی فیس نہیں لی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 7291 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے اُن کی طرف سے تحریر آئی ہے کہ میرے سوالات کو اور میری جو بھی کارروائی ہے اس سوال کو till 14th March تک pending کیا جائے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7938 جناب محمد ثاقب خورشید کا ہے اگر وہ وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو اس سوال کو take up کر لیا جائے گا۔ اگلا سوال نمبر 7939 بھی جناب محمد ثاقب خورشید کا ہے اگر وہ وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو اس سوال کو بھی take up کر لیا جائے گا۔ جی، اگلا سوال۔۔۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! On his behalf

جناب سپیکر: نہیں اب میں اگلے سوال پر چلا گیا ہوں۔ جی، اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 8278 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

کالجز میں داخلہ فیس کی رقم استعمال اور کمیٹیوں سے متعلقہ تفصیلات

*8278: میاں طارق محمود: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ بھر کے کالجز میں فرسٹ ائر، تھرڈ ائر اور دیگر کلاسز میں داخلہ کے وقت کتنی رقم / فیس کس کس مد میں وصول کی جاتی ہے؟

(ب) اس رقم / فیس کو کس مد میں کہاں جمع کروایا جاتا ہے یا خرچ کیا جاتا ہے؟

(ج) گورنمنٹ کے کالجز میں جو فنڈز یوزر کمیٹیاں ہوتی ہیں ان میں کن کن کو ممبرز، کون نامزد کر سکتا ہے ان کی نامزدگی کا معیار کیا ہے؟

(د) کیا اس کمیٹی میں پرنسپل متعلقہ کالج اپنی مرضی سے کسی کو نامزد کر سکتا ہے تو کس قاعدہ / قانون کے تحت؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) صوبہ پنجاب کے تمام کالجز میں فرسٹ ائر اور تھرڈ ائر میں داخلہ کے وقت جو فیس وصول کی جاتی ہے ان کی تفصیل نوٹیفکیشن نمبر SO(CA)1-44/2016 ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس نوٹیفکیشن نمبر SO(CA)1-44/2016 کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) معیار کی تفصیل نوٹیفکیشن نمبر SO(CA)1-44/2016 کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اگر جوائنٹ اکاؤنٹ ہے تو کالج کا پرنسپل وائس پرنسپل کو نوٹیفکیشن نمبر SO(CA)1-44/2016 کے تحت نامزد کر سکتا ہے جس کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جو مجھے نوٹیفکیشن کی کاپی دی گئی ہے وہ بالکل مدہم ہے اس سے کوئی سمجھ نہیں آ رہی میں نے یہ کاپی سیکرٹری صاحب کو بھی دکھائی ہے۔

جناب سپیکر: میں آپ کی بات سن نہیں پایا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے گزارش کی ہے کہ ڈیپارٹمنٹ نے تمام جواب میں کہہ دیا ہے کہ تفصیل لف شدہ نوٹیفکیشن نمبر SO(CA(1-002016 میں درج ہے:

ڈیپارٹمنٹ نے جو نوٹیفکیشن کی کاپیاں بھیجی ہیں یہ بالکل مدہم ہیں، ان سے بالکل کچھ نظر نہیں آرہا۔ میں نے سیکرٹری صاحب کو بھی کاپی دکھائی ہے اس کو ذرا دیکھ لیں ڈیپارٹمنٹ کو کم از کم ایک کاپی تو clear دینی چاہئے۔

جناب سپیکر: آپ کو کوئی دوسری عینک بھیجوں یا آپ کے پاس عینک ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرے پاس عینک ہے آپ ذرا ملاحظہ کریں میں نے سیکرٹری صاحب کو کاپی دکھائی ہے یہ بہت ہی مدہم ہے۔ جب بھی کوئی پیپر اسمبلی میں آئے وہ بالکل clear ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! آپ ان کو پڑھ کر سنا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میرے پاس اس نوٹیفکیشن کی کاپی موجود ہے یہ ایک بڑا نوٹیفکیشن ہے اگر آپ کہتے ہیں تو میں اسے پڑھ دیتی ہوں ورنہ ان کو اس کی کاپی فراہم کر دیتی ہوں۔

جناب سپیکر: آپ اسے پڑھ دیں اور اس کی کاپی بھی فراہم کر دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اس میں ہے کہ:

Purpose/ scope & utilization.

(a) Purchase of sports material, journals and general expenditure on games and libraries watering, cleaning and leveling of play grounds.

b) General functions of the college. Purchase of anti-dengue material. Expenses on general cleanliness of the college.

c) Expenses in connection with examination, including the purchase of duplicating machines for printing question papers.

d) Expenses in connection with scouting and educational trips to places of geographical and historical interest.

e) Expenses on student societies and clubs organized by the college.

Expenditure Sanctioning Authority. Principal Full Powers subject to.

i) Approval from college council.

ii) Purchases carried out through notified purchase committee.

جناب سپیکر! یہ نوٹیفکیشن پورا پڑھنا ہے؟ کیونکہ یہ بہت بڑا نوٹیفکیشن ہے یا میں معزز ممبر کو کاپی provide کر دوں۔

جناب سپیکر: آپ انہیں یہی کاپی دے دیں جو آپ پڑھ رہی ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اسی جز میں یہ بتایا گیا ہے کہ:

Purchase of anti-dengue material. Expenses on general cleanliness of the college

تو اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پنجاب میں جتنی میڈیسن ڈینگی کی مد میں استعمال ہوئی ہیں وہ کتنی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! یہ fresh question بنتا ہے معزز ممبر اگر expenditures کے ایک ایک head کی detail مانگیں گے تو میں انہیں دے دوں گی۔ انہوں نے تو صرف وہ پوچھا ہے کہ خرچ کہاں کہاں پر ہو رہا ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! انہوں نے تو خود لکھا ہے کہ ڈینگی کی مد میں ہم بچوں سے جمع کر رہے ہیں۔ میرا تو سوال یہ ہے کہ ڈینگی کی مد میں کتنا پیسا خرچ آیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن(محترمہ مہوش سلطانہ):جناب سپیکر!یہ fresh question بنتا ہے ویسے میں ان کو expenditure کی detail provide کر دوں گی۔ہر کالج میں "کالج کونسل"ہوتی ہے اس کی Purchase Committee ہوتی ہے جس کی اجازت سے ہی خریداری کی جاتی ہے۔

حاجی ملک عمر فاروق:جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر:آپ تشریف رکھیں،آپ کا سوال آگے آ رہا ہے۔

کورم کی نشاندہی

نوابزادہ عبدالرزاق خان نیازی:جناب سپیکر!کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر:کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر:گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اجلاس آدھ گھنٹہ کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر آدھ گھنٹہ کے وقفہ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(آدھ گھنٹہ وقفہ کے بعد جناب سپیکر دوپہر 12 بج کر 42 منٹ پر دوبارہ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر:جی،معزز ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

تعزیت

معزز وزیر ملک ندیم کامران کی خوشدامن کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب سپیکر: جی، کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ ملک ندیم کامران کی خوشدامن قضائے الٰہی سے فوت ہو گئی ہیں اُن کے لئے دعا کرائی جائے۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(---جاری)

جناب سپیکر: جی، میاں طارق محمود صاحب! آپ کا سوال ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال تھا کہ purchase of anti-dengue material expenses پر کتنا پیسا خرچ ہوا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں معزز ممبر کو بتانا چاہوں گی کہ انہوں نے اپنے سوال کے جز (الف) میں صرف فیس کی detail پوچھی تھی جو انہیں مہیا کر دی گئی ہے۔ انہوں نے جز (ب) میں پوچھا ہے کہ پیسا کہاں جمع کرایا جاتا ہے اور کہاں خرچ کیا جاتا ہے؟ میں معزز ممبر کو بتا دیتی ہوں کہ داخلہ فیس اور ٹیوشن فیس treasury میں جمع ہوتی ہے اور باقی فیسیں کالج کے فنڈز میں جمع ہوتی ہیں۔ جز (ج) میں انہوں نے پوچھا تھا کہ کالج کی User Funds Committees کو کون نامزد کرتا ہے؟ وہ پیپرا رولز کے مطابق نامزد کی جاتی ہیں، کالج کونسل اُن کو monitor کرتی ہے۔ ان کے جز (د) کے حوالے سے انہیں نوٹیفکیشن مہیا کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہیں پر اخراجات کی تفصیل نہیں مانگی لیکن اب یہ تفصیل مانگ رہے ہیں تو ہم انہیں بعد میں وہ تفصیل مہیا کر دیں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے صفحہ نمبر 7 پر جو annexure دیا ہے اس میں انہوں نے لکھا ہے:

c) Maintenance and Repair of Building, Sanitation Facilities of the College

جناب سپیکر! محترمہ پارلیمانی سیکرٹری یہ بتادیں کہ اس بلڈنگ کی sanitation کی مرمت بچوں سے پیسے لے کر کی جاتی ہے یا اس کے لئے کوئی علیحدہ فنڈز ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! جیسے میں نے پہلے بتایا ہے کہ داخلہ فیس اور ٹیوشن فیس کے علاوہ جتنے بھی فنڈز ہیں وہ کالج انتظامیہ کے پاس آتے ہیں جن کو کالج کونسل اور Funds Users Committee استعمال کرتی ہے اور وہی decide کرتے ہیں کہ ان فنڈز کو کہاں پر استعمال کرنا ہے اور وہ ہر کالج میں اپنی ضرورت کے مطابق decide کرتے ہیں اور ان فنڈز کو استعمال کرتے ہیں اور یہ committees باقاعدہ notified ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ بلڈنگ کی maintenance بچوں سے پیسے اکٹھے کرکے کی جاتی ہے یا حکومت اس کے لئے فنڈز دیتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! بلڈنگ کی repair وغیرہ حکومت کرتی ہے لیکن صفائی وغیرہ کے اخراجات کے لئے کالج کے فنڈز استعمال کئے جا سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ اگلا سوال بھی میاں طارق محمود کا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 8284 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات: کالج بلڈنگز کی سالانہ سپیشل مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*8284: میاں طارق محمود: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 16-2015 اور 17-2016 کے دوران کتنی رقم صوبہ کے کالجوں کی عمارات کی سالانہ مرمت / سپیشل مرمت کے لئے رکھی گئی تھی۔ تفصیل سال وار بتائیں؟

(ب) ان سالوں کے دوران جو رقم اس مد کے لئے رکھی گئی تھی کیا وہ ضلع وار فراہم کی گئی تھی یا کالج وار اگر ضلع وار رقم فراہم کی گئی تو ضلع وار تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) درج بالا ان سالوں کے دوران ضلع گجرات کو کتنی گرانٹ دی گئی اور کالجوں میں کس طریق کار کے تحت گرانٹس تقسیم کی گئی۔ تفصیل کالج وار بتائیں؟

(د) کیااس ضلع کے کالجوں کوفراہم کردہ گرانٹ کے استعمال کی تحقیقات کروائی گئی ہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیاہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائرایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) مالی سال16۔2015اور17۔2016میں صوبہ بھر کے تعلیمی اداروں کی عمارات کی مرمت کے لئے مندرجہ ذیل رقم بجٹ میں مختص کی گئی۔

نمبر شمار	سال	مختص رقم
1۔	2015۔16	572,500,000/-روپے
2۔	2016۔17	600,000,000/-روپے

یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ مندرجہ بالااعدادوشمار بجٹ کی کتاب سے حاصل کئے گئے ہیں اوران کی مصدقہ معلومات محکمہ تعمیرات و مواصلات کے پاس موجود ہوں گی۔ یہ بجٹ گرانٹ نمبر PC024میں محکمہ خزانہ براہ راست محکمہ تعمیرات و مواصلات کو فراہم کرتا ہے۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ صوبہ بھر میں رقم ضلع وار محکمہ تعمیرو مواصلات فراہم کرتا ہے اور اسے بعد میں ضرورت کے مطابق اداروں پر خرچ کیا جاتا ہے اس کی مصدقہ تفصیل محکمہ تعمیرات و مواصلات ہی فراہم کر سکتاہے۔ یہ رقم محکمہ خزانہ براہ راست محکمہ تعمیرات و مواصلات کوفراہم کرتاہے اوراس میں محکمہ اعلیٰ تعلیم کے پاس مصدقہ معلومات موجود نہیں ہوتیں۔

(ج)

نمبر شمار	کالج کانام	2015۔16	2016۔17	مقصد
1۔	گورنمنٹ کالج آف کامرس گجرات	200,000/-	250,000/-	ہاسٹل کی سفیدی اور مرمت کے لئے
2۔	گورنمنٹ آئی ڈی جنجوعہ کالج برائے خواتین لالہ موسیٰ	255,000/-		کالج بلڈنگ کی مرمت کے لئے
3۔	گورنمنٹ انٹر کالج کڑیانوالہ	300,000/-		کالج بلڈنگ کی سپیشل مرمت کے لئے
4۔	گورنمنٹ ڈگری کالج کھاریاں	275,000/-		کالج بلڈنگ کی مرمت کے لئے

(د) جہاں تک تحقیقات کا تعلق ہے تو تمام ریکارڈ محکمہ تعمیرات و مواصلات کے پاس موجود ہوتا ہے اور اس کی تحقیقات کی ذمہ داری متعلقہ محکمہ کی ہے لہٰذا اس کی وجوہات اور تفصیل مذکورہ محکمہ فراہم کر سکتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے جز (د) میں پوچھا تھا کہ کیا اس ضلع کے کالجوں کو فراہم کردہ گرانٹ کے استعمال کی تحقیقات کرائی گئی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟ اس کے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ جہاں تک تحقیقات کا تعلق ہے تو تمام ریکارڈ محکمہ تعمیرات و مواصلات کے پاس موجود ہوتا ہے اور اس کی تحقیقات کی ذمہ داری متعلقہ محکمہ کی ہے لہٰذا اس کی وجوہات اور تفصیل مذکورہ محکمہ فراہم کر سکتا ہے۔

جناب سپیکر! اس سے پہلے سوال میں تو انہوں نے یہ کہا ہے کہ maintenance and repair کا کام User Committee کرتی ہے اور آگے یہ کہتے ہیں کہ یہ ڈیپارٹمنٹ ہی کوئی اور ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! ان کو clear کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں اس میں دو چیزیں clear کرنا چاہتی ہوں۔ اس سوال کے حوالے سے maintenance and repair کا کام مواصلات و تعمیرات کے محکمہ کے ذمہ ہوتا ہے۔ پنجاب بھر میں جتنے بھی ادارے ہیں ان کی maintenance and repair اسی محکمہ کے ذمہ ہے اور اس کی detail بھی وہی مہیا کر سکتے ہیں۔ اس سوال کے حوالے سے میں آپ کو بھی درخواست کروں گی کہ اس کو متعلقہ محکمہ کو refer کر دیا جائے۔ ان کا دوسرا جو سوال ہے تو اس میں میں نے صرف اتنا جواب دیا تھا کہ کالج کی maintenance کا کام وہ گورنمنٹ آف پنجاب کراتی ہے لیکن sanitation کا کام User Committees کرا سکتی ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ دونوں سوال آپ کے سامنے ہیں ایک میں تو انہوں نے کہا کہ maintenance and repair of buildings, sanitation, facilities of the college. یہ ایک طرف تو یہ کہہ رہی ہیں کہ ہم بچوں سے فنڈلے کر بناتے ہیں اور دوسری طرف کہتی ہیں کہ محکمہ ہی کوئی اور ہے۔ یہ دونوں سوال آپ کے سامنے ہیں اور جواب بھی آپ کے سامنے ہیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ کو بھی معلوم ہے کہ محکمہ مواصلات و تعمیرات ان کے ماتحت نہیں ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ پھر بچوں سے پیسے کیوں لیتے ہیں؟ یہاں سوال تو یہ ہے کہ انہوں نے یہاں لکھا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جی، وہ آپ کو بتاتی ہیں۔ آپ سن لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! صرف اتنا بتایا گیا ہے کہ کالج کی sanitation اور صفائی ستھرائی سے متعلقہ معاملہ ہے تو اس کا User Fund Committee یا کالج کونسل فیصلہ کرتی ہے کہ اس فنڈ کو اس حوالے سے استعمال کرنا ہے یا نہیں لیکن maintenance and repair totally محکمہ مواصلات و تعمیرات سے متعلقہ ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں ان کے اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔ میری صرف گزارش یہ ہے کہ ڈگری کالج ایسا کر رہے ہیں تو کیا کل کو یونیورسٹیاں بھی یہ پیسے اکٹھا کرنا شروع کر دیں گی۔

جناب سپیکر: آپ ایک سوال دے دیں ہم محکمہ مواصلات و تعمیرات کو بھجوا دیں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے request کی ہے کہ ایک طرف یہ کہتے ہیں کہ ہم فنڈ اکٹھا کر رہے ہیں اور داخلے کے ساتھ پیسے لے رہے ہیں۔ انہوں نے یہ نوٹیفکیشن اسمبلی میں رکھا ہے۔ اس میں انہوں نے یہ کہا ہے کہ ہم maintenance and sanitation کے پیسے بچوں سے اکٹھے کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! دوسری طرف یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ محکمہ بلڈنگ کا کام ہے۔ اگر ان کا کام ہے تو پھر یہ نوٹیفکیشن کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ یہ اس نوٹیفکیشن کو withdraw کریں یا ڈیپارٹمنٹ کی سطح پر انکوائری ہونی چاہئے اس طرح تو نہیں ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ کو بھی سب معلوم ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ محترمہ ابھی آپ کو جواب دیں گی۔ جی، محترمہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں دوبارہ مزید وضاحت کر دیتی ہوں کہ جو maintenance and sanitation ہے تو maintenance میں آپ کے کالج کے garden and plantation بھی آ سکتی ہے جو چھوٹی normal

Fund User Committeesاستعمال کر سکتی ہیں۔ maintenanceہے اس کالج کی Maintenance and repair جیسے باقاعدہ چھت کی مرمت، واٹر سپلائی، ڈرین یا دروازہ کھڑکی وغیرہ تبدیل کرنا ہے یعنی جو بڑی maintenance and repairہے وہ محکمہ تعمیرات و مواصلات کے underآتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! کیا یہ پیسے اکٹھے کر کے یہ کام کرتے ہیں؟ یہ نوٹیفکیشن جو سامنے ہے اس کو یہ clearکریں۔ یہ بچوں سے داخلہ فیس کے ساتھ پیسے اکٹھا کر کے باغیچے وغیرہ کا کام کراتے ہیں۔ کیا یہ غریب بچوں پر بوجھ نہیں ہے؟

جناب سپیکر: بچوں پر بوجھ نہ ڈالیں اور محکمہ مواصلات والوں کو کہیں کہ وہ جو معاملات ہیں ان کو ٹھیک کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں ایک دفعہ پھر وضاحت کر دیتی ہوں کہ پچھلے سوال میں ان کو نوٹیفکیشن کی جو detail دی گئی تھی وہ گورنمنٹ آف پنجاب کی طرف سے ہے جس کے تحت Fund User Committeesکالج کونسل کی اجازت سے بنائی جاتی ہیں وہ فنڈز استعمال کر سکتی ہیں۔ ہر کالج میں جو جو requirementsہوتی ہیں جس کی پوری detail دی گئی ہے ان پر وہ فنڈز استعمال کر سکتی ہیں جس کا فیصلہ کالج کونسل اور Fund User Committees کرتی ہیں جس میں چھوٹی maintenanceیعنی باغ، پودے، درخت یا کیاری وغیرہ بنانا شامل ہے اور جو بلڈنگ کی repairہے وہ محکمہ مواصلات و تعمیرات ہی کرتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ آپ کی مہربانی۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! آپ جیسے کہتے ہیں کر لیتے ہیں لیکن جو maintenance of buildingلکھا ہوا ہے۔ آپ اس کو دیکھیں۔

جناب سپیکر: ایسا کام جس کے نہ کروانے سے بچوں کا حرج ہو رہا ہو تو وہ کام کروا لیتے ہیں۔ اب محکمہ مواصلات و تعمیرات کا کام ان کے ذمہ نہیں ہے۔ آپ کی بڑی مہربانی۔ اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! سوال نمبر 8350 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب احسن ریاض فتیانہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب یونیورسٹی کی اراضی کی الاٹمنٹ سے متعلقہ تفصیلات

*8350: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب یونیورسٹی کے رقبہ پر شادی ہالز کس قانون کے تحت بنائے گئے ہیں کیا وہ رجسٹرڈ ہیں اگر ہاں تو رجسٹریشن کی تفصیل فراہم کی جائے یہ کتنے کرایہ پر کس کو دیئے گئے ہیں؟

(ب) یونیورسٹی کی کتنی اراضی کتنے عرصہ کس کو دی گئی ہے کیا حکومت اس کی لیز کینسل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اسے دوبارہ تشہیر کر کے مارکیٹ ریٹ کے مطابق لیز/ ٹھیکہ پر دینا چاہتی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ جناح ہسپتال سے علامہ اقبال ٹاؤن تک روڈ کی توسیع کے لئے اراضی پنجاب یونیورسٹی سے حاصل کی گئی ہے اگر ہاں تو کتنی اراضی دی گئی اس سے پہلے یہ اراضی کس مقصد کے لئے استعمال کی جاتی تھی، روڈ کی تعمیر کے لئے کس نے یہ اراضی ایلوکیٹ کی تھی؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے نوٹیفائیڈ زمین جو کہ روڈ کے دونوں اطراف ہے سیمی کمرشل ہے اس میں سے 12 کنال مختلف لوگوں اور لیڈی آمنہ جس نے سیکرٹریٹ کی رینوویشن ڈیزائن کی تھی کو الاٹ کی ہے؟

(ہ) پنجاب یونیورسٹی کی کتنی اراضی کس مقصد اور کتنے عرصہ کے لئے کس پالیسی اور کنٹریکٹ کے تحت کس کو دی گئی ہے اور اب یہ کس مقصد کے لئے کب سے استعمال کی جارہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) ہائر ایجوکیشن کمیشن، اسلام آباد اور گورنر پنجاب کی ہدایت کے مطابق تمام یونیورسٹیز اپنی آمدنی بڑھانے کے لئے کمرشل منصوبے شروع کر سکتی ہیں۔ اس آمدنی کو ریسرچ اور ڈویلپمنٹ کے لئے استعمال کیا جائے کیونکہ گورنمنٹ کی طرف سے گرانٹس میں کمی آرہی ہے تفصیل (Flag-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یونیورسٹی کی تقریباً909 ایکڑ زمین سالانہ لیز پر دی گئی ہے۔ سنڈیکیٹ کی تشکیل کردہ لینڈ کمیٹی کے فیصلے کے مطابق ہر سال فی ایکڑ کے نئے ریٹ مقرر کئے جاتے ہیں۔ یونیورسٹی کی اراضی، زرعی مقصد کے لئے استعمال کئے جانا قطعی طور پر ایک عارضی سلسلہ ہے۔ لیز کے کینسل کرنے یا لیز کے متعلق کوئی احکامات وہدایات وغیرہ کے سلسلے میں پنجاب یونیورسٹی ایک خود مختار ادارہ ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ جناح ہسپتال سے علامہ اقبال ٹاؤن تک روڈ کی توسیع کے لئے اراضی پنجاب یونیورسٹی سے حاصل کی گئی تھی۔ سنڈیکیٹ کے فیصلہ کے مطابق مفادِ عامہ کو مدنظر رکھتے ہوئے تقریباً305 کنال اراضی جناح ہسپتال سے علامہ اقبال ٹاؤن تک روڈ کی توسیع کے لئے مختص کی گئی ہے۔ یہی اراضی پہلے زرعی مقصد کے لئے سالانہ لیز پر پٹہ داروں کے زیر استعمال تھی۔

(د) گو کہ معاہدہ کی شق نمبر 5 کے مطابق ایل ڈی اے اتھارٹی کو اعتراض نہ ہے کہ یونیورسٹی سڑک کے دونوں اطراف کی جگہ کو کمرشل کرلے، مگر یہ بات کہ اس میں سے 12 کنال مختلف لوگوں کو دی گئی ہے، یا لیڈی آمنہ کو کوئی زمین الاٹ کی گئی ہے، درست نہ ہے۔

(ہ) پنجاب یونیورسٹی کی کل اراضی 1781 ایکڑ میں سے تقریباً909 ایکڑ اراضی زرعی مقصد کے لئے سالانہ لیز پر دی گئی ہے۔ پنجاب یونیورسٹی کی سنڈیکیٹ کی تشکیل کردہ لینڈ کمیٹی کی طے شدہ پالیسی کے مطابق زرعی اراضی سالانہ لیز پر پٹہ داروں ہی کو دی گئی ہے کیونکہ یہ زمین زرعی مقصد کے لئے صرف عارضی سلسلہ کے لئے سالانہ پٹہ پر دی جاتی ہے لہٰذا یہ اراضی صرف اور صرف عارضی طور پر زرعی مقصد کے لئے استعمال کی جارہی ہے۔ یہ صرف اس وقت تک ہے جب تک یونیورسٹی کو تعلیم و تحقیق کے لئے زمین درکار نہ ہو۔ یونیورسٹی کو جب بھی تعلیم و تحقیق کے لئے زمین کی اگر ضرورت پڑے تو اپنے تعلیمی مقصد کے لئے زمین پٹہ دار سے خالی کرواکر استعمال کر سکتی ہے۔ یونیورسٹی کی اراضی کو سالانہ لیز پر زرعی مقصد کے لئے دینا صرف اور صرف ایک انتہائی عارضی سلسلہ ہے کہ جب تک زمین خالی پڑی ہے اس وقت تک زمین سے کچھ آمدن ہو سکے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! یونیورسٹی ایک public utility site ہے تو کس قانون کے تحت وہاں شادی ہال بنانے کی اجازت دی گئی؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو آپ کی وساطت سے یہ بتانا چاہوں گی کہ 2007-01-18 کو صدر پاکستان نے ڈاکٹر عطاء الرحمن جو اس وقت HEC کے چیئرمین تھے اُن کو یہ اجازت دی تھی۔ میں معزز ممبر کے لئے پڑھ بھی دیتی ہوں کہ:

> The University with large area of excess land to endeavor maximizing return to their assets through commercial activities which in term could be diverted to supplement their income and utilize for development and educational purposes.

جناب سپیکر! صدر پاکستان نے ان کو 2007 میں اجازت دی تھی کہ وہ یونیورسٹی کے assets کو اپنی income بڑھانے کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔ اس کے بعد ان کی ایک دوسری میٹنگ گورنر صاحب کے ساتھ ہوئی تھی جس میں بھی ان کو یہی اجازت دی گئی جس کے تحت انہوں نے یونیورسٹی آف پنجاب میں commercial activities شروع کی تھیں۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! یونیورسٹیوں کو اجازت صرف اسمبلی دے سکتی ہے اور کوئی ڈیپارٹمنٹ یا Academic Council اجازت نہیں دے سکتی۔ اس کے علاوہ وہاں پر کس قانون کے تحت پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم بنائی گئی اور ممبران کو وہاں پر پلاٹ الاٹ کئے گئے؟ اس یونیورسٹی میں سارے ممبران کو پلاٹ الاٹ کئے گئے تو اس کو پرائیویٹ یا اپنے مقاصد کے لئے کس نے استعمال کرنے کی اجازت دی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں تھوڑا سا clear کروں گی کہ صدر پاکستان نے ان کو commercial activities کی اجازت 2007 میں دی تھی۔ یہاں پر صرف زمین کو lease out کیا گیا ہے جو کہ زرعی مقاصد کے لئے کیا گیا ہے اور وہاں پر شادی ہال بنائے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: جب ضرورت پڑتی ہے تو کیا آپ اراضی واپس لے لیتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! ہمارا ان کے ساتھ معاہدہ ہے۔ اس کی کاپی میرے پاس موجود ہے میں وہ کاپی بھی ان کو دے دوں گی کہ یونیورسٹی جب چاہے وہ زمین ان سے خالی کرا سکتی ہے۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ایل ڈی اے کا یہ اختیار ہی نہیں ہے کہ ان کو اجازت دے۔ یہ تو public utility site ہے۔ اس کا قانون اسمبلی نے منظور کیا ہے اور ایک خاص مقصد کے لئے کیا ہے۔ یہ اس کو expand کیوں نہیں کرتے، یہ زیادہ سے زیادہ بچوں کو داخلے کیوں نہیں دیتے، پرائیویٹ یونیورسٹیوں کی بہتات ہے ہر جگہ کھل گئی ہیں تو ان یونیورسٹیوں میں چند بچوں کو داخلہ دیتے ہیں یہاں زیادہ بچوں کو کیوں داخلے نہیں دیتے، ان کے پاس جب رقبہ پڑا ہے تو اس کو کیوں استعمال نہیں کرتے اور یہ public utility site کو اپنے ذاتی مقاصد کے لئے کیوں استعمال کر رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں یہاں پر ان کو بتانا چاہوں گی کہ پنجاب یونیورسٹی کی کل اراضی 1781 ایکڑ ہے جس میں سے 909 ایکڑ اراضی lease out کی گئی ہے۔ یہ lease زرعی مقاصد کے لئے ایک سال کے لئے دی جاتی ہے اور شادی ہالوں کے لئے تین سال مدت ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ جو معاہدہ کیا گیا ہے اس میں یہ شامل ہے کہ یونیورسٹی جب چاہے ان کو نوٹس دے کر وہ جگہ خالی کرا سکتی ہے۔ یونیورسٹی کو جب بھی expansion کی ضرورت ہو گی یا اس جگہ پر مزید ڈیپارٹمنٹس کی ضرورت ہو گی تو وہاں جو بھی commercial activity ہے وہ within one month وہاں سے ختم ہو جائے گی۔ یہ معاہدہ کا حصہ ہے۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم والے جو لوگ گھر میں جا کر بیٹھ گئے ہیں کیا آپ ان کو بھی نکال دیں گے؟ مجھے یہ بتایا جائے کہ کس قانون کے تحت پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم بنائی گئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! وہاں پر کوئی پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم نہیں ہے صرف زرعی مقاصد کے لئے زمین دی گئی ہے اور شادی ہال کی بجائے marquees ہیں۔ یونیورسٹی کو جب بھی ضرورت ہو گی وہ ان سے لے لیں گے۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے ان سے گزارش کروں گا کہ وہاں پر ہاؤسنگ سکیم بنالی گئی ہے۔ وہاں جو Academic Council کے ممبران ہیں وہ اپنے پلاٹ الاٹ کر کے اپنے گھر بنا چکے ہیں۔ ان سے آپ کیسے خالی کرائیں گے تو کس قانون کے تحت ایسا ہوا ہے؟

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! صدر پاکستان کے حوالے سے جو آپ نے بات کی ہے تو سپریم کورٹ آف پاکستان کی اس پر ruling ہے کہ ایجوکیشن کے لئے جتنی بھی جگہ ہے اس کو کسی بھی purpose کے لئے استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ میڈم لیز کی جو پالیسی بیان کر رہی ہیں یہ تو ہر leaser کی پالیسی ہوتی ہے۔ سپریم کورٹ آف پاکستان کی یہ ruling ہے کہ ایجوکیشن کی جگہ کو آپ ماسوائے ایجوکیشن کے کسی اور purpose کے لئے استعمال نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں اس کا تھوڑا سا background explain کرتی ہوں۔ جیسے جیسے پبلک سیکٹر یونیورسٹیاں بڑھتی جا رہی ہیں تو پبلک سیکٹر یونیورسٹیوں کو HEC کی فنڈنگ کم ہوتی جا رہی ہیں کیونکہ ان کی division ratio بڑھ گئی ہے۔ اب پبلک سیکٹر یونیورسٹیوں کو اپنے اخراجات پورا کرنے کے لئے they have to do some activities اور اُس وقت کے HEC کے چیئرمین ڈاکٹر عطاء الرحمن کو صدر پاکستان نے یہ اجازت دی تھی کہ آپ یہ commercial activities کر سکتے ہیں لیکن پراپرٹی یونیورسٹی کے پاس رہے گی یعنی اس کی ownership کسی کو نہیں دی جا سکتی لہٰذا اس کا صرف ایک فائدہ یہ ہے کہ یونیورسٹی کو اس کی سالانہ انکم ہو رہی ہے اور یونیورسٹی جب چاہے وہ جگہ خالی کروا سکتی ہے۔ یہاں پر صرف شادی ہال جو دیئے گئے ہیں وہ بھی marquees بنی ہوئی ہیں یا agriculture purpose کے لئے land دی گئی ہے اور یونیورسٹی نے جس وقت expansion کرنی ہو گی وہ اپنی جگہ خالی کروا لے گی تو اس میں ایسی کوئی پریشانی والی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے یہ issue نیب، کورٹس اور ہر جگہ پر discuss ہو کر clear ہو چکا ہے اور یونیورسٹی کا جو بھی point of view تھا اس کو accept کیا گیا ہے۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! محترمہ جو بات بتا رہی ہیں وہ قانون کے مطابق نہیں ہے۔

جناب سپیکر: قریشی صاحب! میں صاحبہ نہیں ہوں لہٰذا آپ مہربانی کریں۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! یہ بات قانون کے مطابق نہیں ہے۔ اگر آپ نے اس سے فائدہ لینا ہے تو آپ اس کو expand کریں اور زیادہ سے زیادہ ادارے کھولیں۔ مارکیٹیں اور بازار بھی بنادیں تو ان کی income بڑھ جائے گی۔

جناب سپیکر: قریشی صاحب! یہ آپ کی جو proposal ہے اس کو مدنظر رکھتے ہوئے اب وہ کام کریں گی۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! یہ جو بات کر رہی ہیں وہ قانون کے مطابق نہیں ہے۔۔۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس پر کافی ضمنی سوال ہو گئے ہیں لہٰذا اب کارروائی آگے چلنے دیں۔ دیکھ لیں اب آپ کی مرضی ہے۔ چنیوٹی صاحب! میرے خیال میں میاں صاحب کو موقع دے دیں کیونکہ وہ بزرگ ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں آپ کا اور چنیوٹی صاحب کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے اپنی باری مجھے عنایت فرمائی ہے۔ بہت شکریہ

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! اس کے بعد مجھے بھی بات کرنے کا موقع دے دیں۔

جناب سپیکر: اگر اس کے بعد ٹائم ہوا تو آپ کو موقع دے دیں گے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پاکستان کے حوالے سے ہیں۔

MR SPEAKER: Supplementary question on this question particularly.

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! یہی تو ضمنی سوال ہے کہ یہ بھی اسی طرح کا ایک المیہ ہے کہ پنجاب یونیورسٹی کا ملکیتی رقبہ کسی کو بھی کسی بھی طور پر فروخت اور لیز پر نہیں دیا جا سکتا یہ سپریم کورٹ کی ruling ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ یتیم کا مال سمجھ کر اس کو لوٹا اور کھایا پیا جا رہا ہے ادھر یہ کہا جا رہا ہے کہ اس کی فنڈنگ کم ہو گئی ہے تو کیا اس کی فنڈنگ بڑھائی نہیں جا سکتی؟ صدر پاکستان اور ہائر ایجوکیشن کمیشن اس کی فنڈنگ میں اضافہ کر دیں۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ جی، چنیوٹی صاحب!

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! جیسا کہ میڈم نے بتایا کہ آمدنی بڑھانے کے لئے وہاں شادی ہال بنائے گئے ہیں اور ظاہری بات ہے کہ اس کی جو انکم ہوگی اس سے یونیورسٹی کو فائدہ ہوگا تو کیا پورے پنجاب میں دیگر جو کالجز کی grounds ہیں ان کو شادی یا کسی اور function کے لئے مخصوص کرایہ پر دینے کی اجازت ہے؟

جناب سپیکر: ایسی کوئی بات نہیں ہے یہ نہیں ہو سکتا۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! یعنی شادی ہال کے طور پر یا وہاں ٹینٹ لگا کر ان کی grounds میں شادی کا function کر سکتے ہیں یا نہیں؟

جناب سپیکر: چنیوٹی صاحب! وہاں پر function نہیں کر سکتے یہ آپ کو مجھے اور ہم سب کو پتا ہے یہ بات پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے؟

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! شادی ہال بنانے کی اجازت ہے اور عارضی ٹینٹ لگانے کی اجازت نہیں ہے تو یہ کیا تفریق ہے؟

جناب سپیکر: اگر وہ جگہ دے رہے ہیں تو ان کی اپنی ملکیت ہے جب ان کو ضرورت پڑے گی وہ اپنی جگہ واپس کر کے استعمال کر لیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو بتانا چاہوں گی ہم کسی بھی یونیورسٹی، کالج یا کسی بھی ایسے ادارے کو شادی یا کسی اور function کے لئے استعمال نہیں کر سکتے۔ یہ جو یونیورسٹی آف پنجاب کا issue ہے یہ باقاعدہ lease out کیا گیا ہے۔ یہ معاملہ HEC President of Pakistan کے بعد گورنر اور HEC نے اس کو allow کیا جس کے بعد یہ سنڈیکیٹ کے پاس آیا تو سنڈیکیٹ نے اس کو approve کیا اس کے بعد یہ lease out کیا گیا ہے۔ اس کی باقی تفصیل میں پہلے ہی بتا چکی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 8366 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے اس سوال کو ان کی request کے مطابق pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال حاجی عمر فاروق کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! سوال نمبر 8478 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹیکسلا: بوائز و گرلز کالجز میں ٹیچرز کی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*8478: حاجی ملک عمر فاروق: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ گرلز کالج واہ کینٹ، ٹیکسلا شہر اور بوائز ڈگری کالج ٹیکسلا میں ٹیچرز کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد گریڈ و عہدہ وار بیان فرمائیں؟

(ب) اس وقت کتنی اسامیاں کس کس گریڈ و عہدہ کی کس تاریخ سے خالی ہیں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف)

1۔ گورنمنٹ ڈگری کالج (خواتین)، واہ کینٹ

پرنسپل	=	01
ایسوسی ایٹ پروفیسر	=	02
اسسٹنٹ پروفیسر	=	08
لیکچرار	=	11

2۔ گورنمنٹ ڈگری کالج (خواتین) ٹیکسلا

پرنسپل	=	01
ایسوسی ایٹ پروفیسر	=	01
اسسٹنٹ پروفیسر	=	07
لیکچرار	=	12

3۔ گورنمنٹ ڈگری کالج (بوائز) ٹیکسلا

پرنسپل	=	01
ایسوسی ایٹ پروفیسر	=	01
اسسٹنٹ پروفیسر	=	09
لیکچرار	=	04

(ب)

1۔ گورنمنٹ ڈگری کالج (خواتین)، واہ کینٹ

پرنسپل	=	01	31-01-2017
اسسٹنٹ پروفیسر	=	01	16-08-2016
لیکچرار	=	01	18-08-2016

2۔ گورنمنٹ ڈگری کالج (خواتین) ٹیکسلا

پرنسپل	=	01	31-12-2016
ایسوسی ایٹ پروفیسر	=	01	17-01-2017
اسسٹنٹ پروفیسر	=	01	14-11-2016

3۔ گورنمنٹ ڈگری کالج (بوائز) ٹیکسلا

پرنسپل	=	01	09-05-2016
ایسوسی ایٹ پروفیسر	=	01	30-03-2014
اسسٹنٹ پروفیسر	=	05	05-04-14
			01-09-16
			23-08-16
			04-05-10
			31-12-12
لیکچرار	=	03	06-09-16
			01-09-16
			07-09-16

(ج) حکومت ان اسامیوں پر بھرتی کا ارادہ رکھتی ہے۔ لیکچرار کی تقرری بذریعہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ہوتی ہے۔ جب پبلک سروس کمیشن سلیکشن کرلے گی تو محکمہ ان کی تقرری کے احکامات جاری کردیگا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال میں تین کالجز کے بارے میں پوچھا تھا اور اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ تینوں کالجز واہ کینٹ کالج خواتین، ٹیکسلا کالج خواتین اور بوائز ٹیکسلا کالج میں

بھی پرنسپل کی اسامیاں خالی ہیں۔ پنجاب کی پوری تحصیل میں اتنے عرصے سے تین گورنمنٹ آف پنجاب کے کالجز کی پرنسپلز کیا ناپید ہو چکی ہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو بتانا چاہوں گی کہ وہاں پر transfer principals ہوئیں اور ریٹائرڈ ہوئیں تو اس کے بعد وہاں پر جو most senior teachers تھیں ان کی temporary duty assign کر دی گئی ہے اس کی لسٹ بھی میرے پاس موجود ہے وہ بھی میں ان کو دے دوں گی۔ اب وہاں پر پرنسپلز working charge پر موجود ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ principals penal منگوالیا گیا ہے اور بہت جلد وہاں پر انشاءاللہ پرنسپلز کی تعیناتی کر دی جائے گی۔

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! میں یقین دہانی کروانے پر اپنی بہن کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یہ ایک اور وضاحت جز (ب) کے حوالے سے فرمادیں کہ ڈگری کالج برائے خواتین واہ کینٹ میں اسسٹنٹ پروفیسر کی ٹوٹل ایک اسامی ہے اور وہ خالی ہے۔ اسسٹنٹ پروفیسر ڈگری کالج خواتین ٹیکسلا ایک اسامی ہے وہ بھی خالی ہے۔ ڈگری کالج بوائز میں اسسٹنٹ پروفیسر کی ایک اسامی ہے اور 2014 سے وہ بھی خالی ہے۔ اسی طرح ٹیکسلا میں لیکچرار کی ٹوٹل اسامیاں چار ہیں اور ان میں سے تین اسامیاں خالی ہیں جن میں سے ایک اسامی 2016 سے، دوسری اور تیسری بھی 2016 سے خالی ہے اس کی کیا وجوہات ہیں تو وہ ذرا بتا دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں اس ضمن میں معزز ممبر کو بتانا چاہوں گی کہ mostly جو سیٹیں خالی ہوئی ہیں وہ گزشتہ سال 2016 میں خالی ہوئی ہیں۔ اس میں کچھ ٹیچرز وہ ہیں جن کا tenure پورا ہو جاتا ہے اور ان کی ریٹائرمنٹ ہو جاتی ہے اس کی وجہ سے اسامی خالی ہو جاتی ہے یا ٹیچرز خود اپنی ٹرانسفر کروا لیتے ہیں جس کی وجہ سے وہ سیٹیں خالی ہو جاتی ہیں لیکن وہاں پر تعلیم یا ٹیچرز کی کمی کو CTIs کے ذریعے سے پورا کیا جاتا ہے تاکہ وہاں پر طالبات کی تعلیم کا حرج نہ ہو اور جو ٹیچرز کی کمی ہے وہ اس طرح سے پوری کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا یہ ہے کہ ہمارا جو regular بھرتی کا پبلک سروس کمیشن کے through process ہے وہ چلتا رہتا ہے۔ اس سال بھی we have started that process and we are hoping کہ انشاءاللہ یہ سیٹیں بھی پُر ہو جائیں گی۔

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے بوائز کالج ٹیکسلا میں اسسٹنٹ پروفیسر کی ٹوٹل 9اسامیاں ہیں جن میں سے پانچ اسامیاں 2014 کی خالی ہیں تو یہ 2014 سے 2017 تک بہت وقت گزر گیا ہے تو کیا نئی بھرتی اور پبلک سروس کمیشن یہ تمام ادارے active نہیں ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں ان کو بتانا چاہوں گی کہ جو گزشتہ سال 2016 گزرا ہے اس میں بھی پبلک سروس کمیشن نے بھرتیاں کی تھیں جس کے نتیجے میں 2500 لیکچرار بھرتے کئے گئے اور ان کو different places پر لگایا گیا ہے تو یہ سیٹ بھی ہمارے نوٹس میں تھی ہم اس کو پُر کرنا چاہ رہے تھے لیکن وہاں پر اس وقت کوئی ٹیچر نہیں گیا لہٰذا اس کمی کو CTIs کے ذریعے سے پورا کیا جا رہا ہے۔ CTIs بھی qualified teachers ہوتے ہیں اور masters level سے کم کوئی بھی ٹیچر نہیں ہوتا۔ پبلک سروس کمیشن کے through جو بھرتی کا process ہے اس میں اس سیٹ کو ہم انشاءاللہ پوری کوشش کریں گے کہ پُر کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 8479 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹیکسلا: بوائز و گرلز کالجز میں تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*8479: حاجی ملک عمر فاروق: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ گرلز کالج واہ کینٹ اور ٹیکسلا شہر میں لڑکیوں کی تعداد کلاس وار بیان فرمائیں؟

(ب) مذکورہ کالج میں بی اے اور بی ایس سی کلاسز میں لڑکیوں کے داخلے کے لئے منظور شدہ سیٹیں کتنی ہیں اور اس وقت تعداد کیا ہے علیحدہ علیحدہ کالج وار بیان فرمائیں؟

(ج) اس وقت مذکورہ کالج کی مسنگ فسلیٹیز کی تفصیل علیحدہ علیحدہ کالج وار بیان فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) 1۔ گورنمنٹ کالج برائے خواتین ٹیکسلا

Ist Year = 226, 2nd Year = 146

3rd Year = 86, 4th Year = 84

2۔ گورنمنٹ کالج برائے خواتین واہ کینٹ

Ist Year = 366, 2nd Year = 332

3rd Year = 150, 4th Year = 121

3۔ گورنمنٹ کالج برائے بوائز ٹیکسلا

Ist Year = 140, 2nd Year = 56

(ب) 1۔ گورنمنٹ کالج برائے خواتین ٹیکسلا

منظور شدہ سیٹیں = 100

2۔ گورنمنٹ کالج برائے خواتین واہ کینٹ

منظور شدہ سیٹیں = 150

3۔ گورنمنٹ کالج برائے بوائز ٹیکسلا

منظور شدہ سیٹیں = 50

(ج) مذکورہ کالج کا ایک ترقیاتی منصوبہ جس کی مالیت 2.307 ملین روپے موجودہ مالی سال برائے 2016-17 کے ترقیاتی پروگرام میں شامل ہے جس کے تحت پینے کے صاف پانی کی فراہمی اور کالج کنٹین کی بحالی کا کام کیا جا رہا ہے تاہم مزید مسنگ فسلیٹیز کا جائزہ لیا جا رہا ہے اور ضروری قانونی کاروائی کے بعد انہیں فراہم کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! جز (ج) پر میرا ضمنی سوال ہے۔ اس میں انہوں نے کہا ہے کہ مذکورہ کالج کا ایک ترقیاتی منصوبہ جس کی مالیت 2.307 ملین روپے موجودہ مالی سال برائے 2016-17 کے ترقیاتی پروگرام میں شامل ہے۔ جو کام کئے گئے کیا اس کی کوئی وضاحت یا تفصیل بتائی جا سکتی ہے کہ اس رقم سے اس کالج میں کیا کام کروائے گئے؟

جناب سپیکر: 2016-17 تو ابھی چل رہا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اس میں بڑا کام پینے کا صاف پانی اور کالج کی کنٹین کی بحالی کا ہے جس پر کام ہو رہا ہے۔ اگلے سال کے جو ہمارے plans ہیں یا مزید اس میں ہم جو کام کرنا چاہتے ہیں اُس کی تفصیل میں آپ کو لے کر دے دوں گی۔

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! میں اپنی بہن سے گزارش کروں گا کہ گورنمنٹ کالج برائے خواتین ٹیکسلا کے احاطے کے اندر پہلے سے پرانی مسجد موجود ہے۔ پرنسپل سے ہماری بات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ اسے ہم اسلامی بلاک بنا دیتے ہیں لیکن مقامی آبادی جو اس مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے جاتی ہے اُن کی خواہش ہے کہ ہمیں ایک طرف مخصوص جگہ دے دی جائے جس کا راستہ جی ٹی روڈ پر ہو تاکہ سکیورٹی لحاظ سے وہ مسجد اسلامی بلاک کے طور پر دے دی جائے۔ وہاں پر این او سی کا مطالبہ ہو رہا ہے تو کیا اس میں یہ help کر سکتی ہیں تاکہ وہ این او سی جاری ہو سکے۔

جناب سپیکر: جی، یہ سوال کا حصہ تو نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے ان سے request کروں گی کہ یہ مجھے written اپنی تجویز اور problem دے دیں تو ہم اس کو محکمے میں discuss کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، اس کو دیکھ لیں۔ اب سوال ختم ہو گئے ہیں۔ جو سوال میں نے pending کئے تھے اب وہ take up کر لیتے ہیں۔ دو سوال جناب ثاقب خورشید کے ہیں۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! سوال نمبر 7938 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

یو ای ٹی لاہور میں بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

*7938: **جناب محمد ثاقب خورشید:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یو ای ٹی لاہور میں 2010 سے 31- مئی 2016 تک کنٹریکٹ پر کتنے ملازمین کس کس اسامی پر کس شعبہ میں بھرتی کئے گئے؟

(ب) بھرتی کئے گئے ملازمین کی مدت کنٹریکٹ کتنی کتنی تھی اور کس کس اسامی کے کنٹریکٹ میں کب اور کتنی بار توسیع دی گئی؟

(ج) کیا بھرتی قواعد و ضوابط کے مطابق میرٹ پر کی گئی، کس کس اخبار میں اشتہار دیا گیا اور کس کس اسامی پر کتنی کتنی درخواستیں وصول ہوئیں؟

(د) ان اسامیوں کا تنخواہ package کیا تھا اور اس package میں کب، کتنا اضافہ کیا گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، لاہور میں2010 سے مئی2016 کے عرصہ کے دوران مختلف اسامیوں اور شعبہ جات میں کنٹریکٹ پر537ملازمین کو بھرتی کیا گیا۔ تفصیل(Flag-A)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 2010 سے2013 کے عرصہ کے دوران332 ملازمین کو چھ ماہ کے کنٹریکٹ پر بھرتی کیا گیا تھا جن کے کنٹریکٹ میں وقتاً فوقتاً چھ چھ ماہ کی توسیع کی جاتی رہی اور بعد ازاں انھیں مستقل کر دیا گیا جبکہ 2013 سے 31- مئی 2016 کے دوران 94 ملازمین کو ایک سال کے کنٹریکٹ پر بھرتی کیا گیا جن کی مدت ملازمت میں وقتاً فوقتاً ایک سال کی توسیع کی جاتی رہی۔ اسی عرصہ کے دوران 111 افراد کو لیکچرار اور اسسٹنٹ پروفیسر کی اسامیوں پر مختلف شعبہ جات میں دو سال کے کنٹریکٹ پر بھرتی کیا گیا، اس کے علاوہ بیس پی ایچ ڈی پروفیسر کو ریٹائرمنٹ کے بعد قومی اسمبلی کی قرارداد اور سنڈیکیٹ کے فیصلے کی روشنی میں دو سال کے کنٹریکٹ پر رکھا گیا ہے۔ تفصیلFlag-Aایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تمام بھرتی قواعد و ضوابط کے مطابق میرٹ پر کی گئی اور مختلف اخبارات میں بھرتی کے لئے اشتہارات دیئے گئے جن میں روزنامہ "جنگ"، روزنامہ "نوائے وقت" اور روزنامہ "ایکسپریس" وغیرہ شامل ہیں۔ 537اسامیوں کے لئے 5602 درخواستیں موصول ہوئیں ہر اسامی کے لئے موصول ہونے والی درخواستوں کی تعداد کی تفصیلFlag-Aایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان اسامیوں کی تنخواہ کاpackage(بی پی ایس) اور پنجاب گورنمنٹ کی کنٹریکٹ پالیسی کے مطابق دیا گیا اور ہر سال جو مستقل ملازمین کی تنخواہ میں اضافہ ہوتا تھا اس کے مطابق کنٹریکٹ ملازمین کی تنخواہوں میں بھی اضافہ کیا گیا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! اس جواب کے تحت یونیورسٹی کے سارے ملازمین کنٹریکٹ پر رکھے گئے ہیں تو کیا یہ ساری یونیورسٹی کنٹریکٹ پر ہی ہے؟ یہاں 2010 سے لے کر 2016 تک 537 ملازمین کنٹریکٹ پر رکھے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ):جناب سپیکر!میں آپ کے توسط سے انہیں بتانا چاہوں گی کہ اس میں ایک correction کرنے والی ہے، یہ ٹوٹل تعداد 457 ہے جو کہ printing error ہے۔

جناب سپیکر: میرے پاس تو 537 ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ):جناب سپیکر!یہ printing میں error ہے جسے میں correct کرانا چاہ رہی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، clerical mistake ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ):جناب سپیکر!میں صرف یہ بتانا چاہتی ہوں کہ 2010 سے 2013 تک جو ملازمین بھرتی کئے گئے تھے۔اس کی لسٹ میرے پاس موجود ہے جو میں ان کو provide کر دوں گی۔ان میں سے 42 کے علاوہ باقی تمام کو regular کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ 2013 سے 2016 onwards جو ملازمین کنٹریکٹ پر بھرتی ہیں اُن کا ابھی کنٹریکٹ period چل رہا ہے۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر!اس کے جز(ب) میں جواب دیا گیا ہے کہ قومی اسمبلی کی قرارداد اور Syndicate کے فیصلے کی روشنی میں دو سال کا مزید کنٹریکٹ دیا گیا ہے۔میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ہائر ایجوکیشن کیا قومی اسمبلی جو ہمارے لئے قابل احترام ہے، اس کے ماتحت ہے یا صوبائی اسمبلی کے ماتحت ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ):جناب سپیکر!اس میں قومی اسمبلی کا decision regarding PhDs تھا کہ ہمارے جو PhDs سرکاری ملازمین 60 سال کی عمر میں ریٹائرڈ ہوتے ہیں، اگر اُن PhDs کو کالجز دوبارہ hire کرنا چاہیں تو وہ 65 سال کی age تک اُن کو ایک ایک سال کے لئے hire کر سکتے ہیں لیکن اگر اس کی ضرورت پڑتی ہے تو اس کو increase کر لیا جاتا ہے۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر!اس میں تیسرا ضمنی سوال ہے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر!میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے سوال دیا ہے اُن کو تو کر لینے دیں۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! پہلے والے سوال کے متعلقہ ہے۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! جز (ب) میں مجھے جو تفصیل دی گئی ہے اس میں لکھا گیا ہے کہ چھوٹے ملازمین کا ٹیسٹ لیا گیا ہے۔ اس میں درخواست دہندگان کی تعداد بہت زیادہ ہے لیکن ٹیسٹ اور انٹرویو کے لئے چند لوگوں کو بلایا گیا ہے، کیا اس میں پسند ناپسند ہے یا امیدواران آتے ہی کم ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میرے پاس 2010 سے 2013 تک تمام اسامیوں کی پوری لسٹ موجود ہے اور اس سے آگے ٹوٹل درخواست گزار لوگ جو انٹرویو میں حاضر ہوئے اور جو بھرتی ہوئے اُن کی لسٹ موجود ہے۔

(اذانِ ظہر)

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میرے پاس پوری لسٹ موجود ہے جو 2010 سے 2013 کے دورانیہ میں مختلف شعبہ جات میں چھ ماہ کے کنٹریکٹ کے لئے بھرتی کئے گئے۔ لسٹ میں ٹوٹل اسامیوں، ٹوٹل درخواست گزار، انٹرویو دینے والے افراد اور جو بھرتی ہوئے تھے اُن کی پوری detail موجود ہے جو میں ان کو دے دیتی ہوں اور اس کے بعد اگر انہیں کوئی اعتراض ہو تو مجھے بتادیں۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! یہ detail میرے پاس ہے جو ابھی table سے ملی ہے لیکن میں نے یہ پوچھا ہے کہ چھوٹے ملازمین کا جو ٹیسٹ لیا جارہا ہے اُن کی تعداد کم ہے جبکہ درخواستیں دینے والے لوگ بہت زیادہ ہیں۔ کیا short list کرکے پسند ناپسند کی بنیاد پر جن کو بھرتی کیا جانا ہوتا ہے اُن کو بلایا جاتا ہے کیونکہ سارے کے سارے ہی ایسے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! ایسا نہیں ہے of course میرٹ کو follow کیا جاتا ہے اور ہر یونیورسٹی کی Syndicate and Selection Committees ہوتی ہیں جو سارے process کو follow کرتی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، چنیوٹی صاحب! آپ سوال کریں کیونکہ آپ نے پھر نماز کے لئے بھی جانا ہے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! جز (ہ) میں تنخواہ package سے متعلق پوچھا گیا ہے لہٰذا میرا محترمہ سے یہ ضمنی سوال ہے کہ وہ لیکچرار جو 2002, 2005, 2009 اور 2012 میں بھرتی ہوئے اُن کی تنخواہوں کا کیا package ہے اور جب یہ regular کر دیئے گئے تو کیا انہیں pay protection دی گئی؟

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! جتنے بھی کنٹریکٹ ملازمین ہوتے ہیں اُن کو پنجاب گورنمنٹ کی کنٹریکٹ پالیسی کے مطابق تنخواہ کا package دیا جاتا ہے جس میں 30 percent of minimum of pay scale as social security جو اُن کی پنشن نہیں ہوتی اس کے تحت دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: چنیوٹی صاحب! آپ کون سے سوال پر جواب پوچھ رہے ہیں؟

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: یہ سوال نمبر 7939 ہے۔

جناب سپیکر: ابھی تو ہم 7938 پر بات کر رہے ہیں۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! اُس میں بھی یہی سوال تھا اور اِس میں بھی یہی سوال ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ ثاقب خورشید صاحب! اب آپ سوال کریں۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! آخری ضمنی سوال ہے کہ ادنیٰ ملازم جنہیں درجہ چہارم کے ملازمین کہا جاتا ہے، ان کے لئے تو ٹیسٹ ہے اور جو لیکچرار یا اسسٹنٹ پروفیسر زرکھے جاتے ہیں، ان کے لئے کوئی ٹیسٹ نہیں ہیں تو یہ کھلا تضاد کیوں ہے؟

جناب سپیکر: آپ نے پارلیمانی سیکرٹری کا جواب نہیں سنا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں نے بتایا ہے کہ یہ سارا process سنڈیکیٹ کی approval کے بعد مکمل کیا جاتا ہے اور ہر یونیورسٹی کی ایک ایگزیکٹو باڈی ہوتی ہے کیونکہ یونیورسٹیاں autonomous bodies ہوتی ہیں جہاں پر سنڈیکیٹ ہی بھرتی کے سارے process کو decide کرتی ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جن سوالات کا پارلیمانی سیکرٹری نے جواب دے دیا ہے ان پر repetition نہیں ہو گی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ 2010 سے 2016 کے دوران 537 ملازمین جنہیں correct کر لیا ہے کہ یہ 457 ملازمین رکھے گئے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ یہ سوال نہیں کر سکتے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے بات کرتا ہوں کہ یہ خود ہی کہہ رہے ہیں کہ یہ چھ مہینے کے لئے رکھے گئے ہیں اور تین سال سے زیادہ کا کنٹریکٹ extend نہیں ہو سکتا تو اب 2010 سے لے کر 2017 آ گیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ارشد ملک صاحب! جب اس سوال کا جواب آ رہا تھا تو آپ اس وقت کہاں تھے، جب یہ جواب دے رہے تھے اور correction کروا رہے تھے تو آپ کہاں تھے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں ادھر ہی بیٹھا ہوا تھا اس لئے میں نے آپ کو correction کے متعلق بتایا ہے۔

جناب سپیکر: کتنے نمبر ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! 457 ہیں۔ میں نے یہ سنا ہے اور میں پورے خشوع و خضوع کے ساتھ جواب سنتا ہوں۔ 457 کی correction کی ہے جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ 2010 سے لے کر 2013 تک چھ ماہ کے لئے 332 ملازمین کو کنٹریکٹ پر بھرتی کیا گیا، اس کے بعد فرمایا ہے کہ 2013 سے 31۔ مئی 2016 کے دوران 94 ملازمین کو ایک سال کے کنٹریکٹ پر بھرتی کیا گیا ہے اور پھر محترمہ فرما رہی ہیں کہ اس عرصہ کے دوران 111 افراد کو لیکچرار واسسٹنٹ پروفیسرز کو دو سال کے لئے بھرتی کیا گیا ہے، یہ تمام کنٹریکٹ extend ہو رہے ہیں تو کیا محکمہ انہیں permanent کرنے کا ارادہ رکھتا ہے کیونکہ چھ، چھ مہینے کا کنٹریکٹ extend کرنے جا رہے ہیں تو انہیں مستقل کر دیا جائے تاکہ ان کی کارکردگی بہتر ہو سکے۔

جناب سپیکر: مستقل کر دیا جائے یہ تو آپ کی تجویز ہے ناں۔ آپ ان سے ضمنی سوال پوچھیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری یہی گزارش ہے کہ کیا محکمہ انہیں مستقل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور درجہ چہارم کے ملازمین کے لئے کیا معیار ہے کوئی 8 کلاس پاس ہے اور کوئی 6 جماعت پاس ہے۔۔۔

جناب سپیکر: سنڈیکیٹ بھی موجود ہے ناں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بھرتی کے لئے کیا معیار ہے، یہ اس کو کس طرح دیکھتے ہیں اور سنڈیکیٹ کا کیا معیار ہے اور سنڈیکیٹ میں کون کون سے لوگ ہیں؟

جناب سپیکر: مجھے نہیں پتا کہ آپ اس کے ممبر ہیں کہ نہیں؟ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں انہیں تھوڑا سا correct کرنا چاہوں گی جو کہ پہلے بھی میں نے کیا ہے کہ 537 کی جگہ 457 ہے جس میں 2010 سے لے کر 2013 تک 232 ملازمین بھرتی ہوئے جن میں سے 42 ریگولر نہیں ہو پائے because انہیں کمیٹی نے approve نہیں کیا اور باقی تمام کو regular کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ بات ختم ہوئی اب آپ تشریف رکھیں۔ مہربانی۔ اگلا سوال بھی جناب محمد ثاقب خورشید کا ہے۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! سوال نمبر 7939 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فاطمہ جناح وومن یونیورسٹی راولپنڈی میں بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

*7939: جناب محمد ثاقب خورشید: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فاطمہ جناح وومن یونیورسٹی راولپنڈی میں 2011 سے 31۔ مئی 2016 تک کتنے ملازمین کس کس اسامی پر بھرتی کئے گئے؟

(ب) کیا یہ بھرتی قوانین اور قواعد وضوابط کے مطابق کی گئی اور میرٹ کو ملحوظ خاطر رکھا گیا؟

(ج) بھرتی کے لئے کس اخبار میں اشتہار دیا گیا اور کس کس اسامی کے لئے کتنی درخواستیں وصول ہوئیں؟

(د) بھرتی کی مدت کنٹریکٹ کتنی تھی اور کس کس ملازم کے کنٹریکٹ میں کتنی بار توسیع دی گئی؟

(ہ) ان بھرتی کئے گئے ملازمین کا تنخواہ package کیا تھا اور اس package میں کب کتنا اضافہ کیا گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) فاطمہ جناح وومن یونیورسٹی، راولپنڈی میں 2011 سے 31- مئی 2016 کے عرصہ کے دوران 257 افراد کو مختلف اسامیوں پر بھرتی کیا گیا جس کی تفصیل (Flag-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) فاطمہ جناح وومن یونیورسٹی، راولپنڈی میں تمام بھرتیاں قواعد وضوابط اور میرٹ کے مطابق کی جاتی ہیں۔

(ج) بھرتی سے متعلق اشتہارات روزنامہ "جنگ"، "نوائے وقت"، "ڈان" اور "دی نیوز" میں دیئے گئے۔ اسامیوں کے لئے موصول ہونے والی درخواستوں کی تفصیل (Flag-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) بھرتی کی مدت کنٹریکٹ تین سال تھی اور اس میں کسی قسم کی کوئی توسیع نہیں کی گئی۔

(ہ) بھرتی کئے گئے ملازمین کی تنخواہ حکومت پنجاب کے (بی پی ایس) سکیل کے مطابق دی جاتی ہے اور ان میں حکومت پنجاب کے بجٹ کے مطابق دیئے گئے الاؤنس دیئے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! جز (الف) میں لکھا ہے کہ 257 افراد کو مختلف اسامیوں پر بھرتی کیا گیا ہے لیکن مجھے دی گئی تفصیل میں بہت زیادہ فرق ہے جو میرے پاس موجود ہے تو اس حوالے سے کس سے پوچھا جائے؟

جناب سپیکر: آپ کے پاس کتنی لسٹ ہے؟ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! وہ کہہ رہے ہیں کہ 257 افراد کی لسٹ میرے پاس نہیں ہے۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! ایک میں 577، دوسری میں 310، تیسری میں 1229، چوتھی میں 356 اور 2016 میں 96 ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! ان کے پاس regular اور کنٹریکٹ پر بھرتی ہونے والے لوگوں کی ٹوٹل لسٹ ہے۔ میرے پاس اس حوالے سے 257 افراد کی لسٹ موجود ہے جو میں انہیں provide کر دیتی ہوں جو کہ کنٹریکٹ پر 2011 سے 2016 تک کے دوران بھرتی ہوئے ہیں۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، وہ کہتے ہیں کہ revise کر لیتے ہیں۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! جز(د) میں تھا کہ بھرتی کی مدت کنٹریکٹ کتنی تھی اور کس کس ملازم کے کنٹریکٹ میں کتنی بار توسیع دی گئی تو جواب کے مطابق 14-2013 میں کنٹریکٹ پر ملازمین بھرتی ہوئے تو کیا اس وقت تین سال پورے ہو گئے ہیں کیونکہ 2017 آ گیا ہے اور کیا اب انہیں دوبارہ کنٹریکٹ دیں گے یا انہیں فارغ کر دیا جائے گا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! جیسے جواب میں بتایا گیا ہے کہ بھرتی کی مدت کنٹریکٹ تین سال تھی جس میں کسی قسم کی توسیع نہیں کی گئی۔ جن کا تین سال کا پیریڈ مکمل ہو گیا ہے انہیں سنڈیکیٹ اور ان کی سلیکشن کمیٹی نے regular کر دیا ہے اور جو ان کے معیار پر پورا نہیں اترتے تھے انہیں نکال دیا گیا ہے۔ یہ بھرتیاں different time periods میں ہوئی ہیں۔ جن کے تین سال ابھی مکمل نہیں ہوئے وہ کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ وقفہ سوالات ختم ہوا اور سوالات بھی ختم ہوئے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

صوبہ میں خواتین کے لئے مزید یونیورسٹیاں قائم کرنے کا مسئلہ

889: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں سرکاری سطح پر کتنی خواتین یونیورسٹیاں چل رہی ہیں ان کے نام نیز ان یونیورسٹی کے کیمپس کس کس شہر میں قائم کئے گئے ہیں؟

(ب) کیا حکومت صوبہ کے تمام ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز پر خواتین کے لئے علیحدہ سے یونیورسٹی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) تاحال صوبہ بھر میں چھ خواتین یونیورسٹیز کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے۔ جن کے نام درج ذیل ہیں:

1. فاطمہ جناح وومن یونیورسٹی، راولپنڈی
2. لاہور کالج فار وومن یونیورسٹی، لاہور
3. دی وومن یونیورسٹی ملتان
4. گورنمنٹ کالج فار وومن یونیورسٹی سیالکوٹ
5. گورنمنٹ صادق ڈگری کالج فار وومن یونیورسٹی، بہاولپور
6. گورنمنٹ کالج فار وومن یونیورسٹی، فیصل آباد

(ب) ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز پر خواتین کے لئے علیحدہ سے یونیورسٹی بنانے کا کوئی منصوبہ تاحال زیر غور نہیں۔ تاہم ایسا کوئی بھی فیصلہ feasibility study کرنے کے بعد کیا جائے گا۔

لاہور: انٹرمیڈیٹ بورڈ کے چیئرمین، سیکرٹری اور کنٹرولر سے متعلقہ تفصیلات

890: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور ایجوکیشن انٹرمیڈیٹ بورڈ میں چیئرمین، سیکرٹری، کنٹرولر کی اسامیاں کتنے گریڈ کی ہیں، ان اسامیوں پر تعیناتی کے لئے تعلیم، گریڈ اور تجربہ کی تفصیل کیا ہونی چاہیئے؟

(ب) ان اسامیوں پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیم اور تجربہ کی تفصیل بتائیں؟

(ج) کیا یہ ملازمین مطلوبہ تعلیمی قابلیت، تجربہ اور گریڈ کے حامل ہیں؟

(د) کیا ان کو کبھی کسی دیگر بورڈز میں ان اسامیوں پر تعینات کیا گیا تھا تو کب اور کس بورڈ میں، کیا حکومت ان کی کارکردگی سے مطمئن ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) چیئرمین، سیکرٹری اور کنٹرولر امتحانات کی اسامیوں پر تعیناتی کے لئے گریڈ، تعلیمی اہلیت اور تجربہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

چیئرمین:

گریڈ : BPS-20

تعلیمی قابلیت: ایم ایس سی / ایم اے

تجربہ: کم از کم تین سال ایڈمنسٹریشن کا تجربہ

سیکرٹری:

گریڈ: BPS-18/19

تعلیمی قابلیت: ایم ایس سی / ایم اے

تجربہ: کم از کم تین سال ایڈمنسٹریشن کا تجربہ

کنٹرولرامتحانات:

گریڈ: BPS-18/19

تعلیمی قابلیت: ایم ایس سی / ایم اے

تجربہ: کم از کم تین سال ایڈمنسٹریشن کا تجربہ

(ب) نام: پروفیسر ڈاکٹر محمد نصراللہ ورک عہدہ۔چیئرمین، گریڈBPS-20

تعلیمی اہلیت: پی ایچ ڈی اور ایڈمنسٹریشن کا18 سالہ تجربہ

نام: پروفیسر فقیر محمد کیفی عہدہ۔ایکٹنگ سیکرٹری، گریڈ BPS-18

تعلیمی اہلیت: ایم۔اے اور ایڈمنسٹریشن کا13 سالہ تجربہ

نام: انور فاروق عہدہ۔کنٹرولرامتحانات، گریڈ BPS-19

تعلیمی اہلیت: ایم ایس سی (جیوگرافی) ایم ایڈ اور12 سالہ ایڈمنسٹریشن کا تجربہ رکھنے کی بنیاد پر تعینات ہیں۔

(ج) جی ہاں! افسران بالا مطلوبہ گریڈ، تعلیمی اہلیت اور تجربہ کے حامل افسران ہیں۔

(د) جی ہاں! جناب انور فاروق، کنٹرولرامتحانات، تعلیمی بورڈ لاہور اس سے قبل بطور سیکرٹری، تعلیمی بورڈ سرگودھا تعینات تھے جبکہ دیگر دونوں افسران کی تعیناتی پہلے کسی بورڈ میں نہیں کی گئی۔تینوں افسران کی کارکردگی تسلی بخش ہے۔

گوجرانوالہ: گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج فاروق گنج سے متعلقہ تفصیلات

1038: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج فاروق گنج گوجرانوالہ کتنے رقبہ پر محیط ہے، کورڈ ایریا کی تفصیلات بتائی جائے؟

(ب) کالج میں کون کون سی فیکلٹی کی منظورشدہ اسامیاں ہیں، ان میں سے کون سی اسامیاں پُر ہیں اور کون سی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں، تفصیلات فراہم کریں؟

(ج) کیا کالج میں بی ایس سی کلاسز ہو رہی ہیں، اب تک کتنے داخلے ہو چکے ہیں، کلاسز کے اجراء و داخلہ سے متعلق تفصیلات بتائیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج فاروق گنج گوجرانوالہ 16 کنال رقبہ پر محیط ہے جبکہ کالج کا کورڈ ایریا 3 کنال 4 مرلہ ہے۔

(ب) کالج ہذا میں مختلف فیکلٹی کی منظور شدہ اسامیاں 23 ہیں جن میں سے 12 اسامیاں پُر ہیں اور 11 اسامیاں خالی ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) کالج ہذا میں ابھی تک بی ایس سی کلاسز کا اجراء نہیں ہوا۔

سیالکوٹ: سرکاری کالجز سے متعلقہ تفصیلات

1075: ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع سیالکوٹ میں کون کون سے سرکاری بوائز و گرلز کالجز کہاں کہاں واقع ہیں؟ تفصیلات فراہم کریں۔

(ب) ان کالجوں میں کون کون سی فیکلٹیز کی تعلیم دی جاتی ہے، تفصیلات فراہم کریں؟

(ج) ان کالجوں میں زیر تعلیم طلباء و طالبات کی تعداد کتنی ہے کالجز وار، کلاس وار، فیس وار تفصیلات دیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) ضلع سیالکوٹ میں سرکاری بوائز و گرلز کالجز کی تفصیل درج ذیل ہے:

تحصیل سیالکوٹ

1. گورنمنٹ مرے کالج (مرے کالج روڈ سیالکوٹ)
2. گورنمنٹ جناح اسلامیہ کالج (کالج روڈ سیالکوٹ)
3. گورنمنٹ علامہ اقبال پوسٹ گریجویٹ کالج (پیرس روڈ سیالکوٹ)
4. گورنمنٹ علامہ اقبال کالج فارووِمن (خادم علی روڈ سیالکوٹ)
5. گورنمنٹ ڈگری کالج فارووِمن حاجی پورہ (حاجی پورہ روڈ سیالکوٹ)
6. گورنمنٹ ڈگری کالج فارووِمن کپوروالی
7. گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج آف کامرس (قلعہ سیالکوٹ)

8. گورنمنٹ کالج آف کامرس فار وومن(پیرس روڈ سیالکوٹ)
9. گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس(کچہری روڈ سیالکوٹ)
10. گورنمنٹ نواز شریف ڈگری کالج(لیبر کالونی پسرور روڈ نزد گلشن اقبال پارک سیالکوٹ)
11. گورنمنٹ ڈگری کالج فار وومن ڈھلے والی(ہیڈمرالہ روڈ سیالکوٹ)

تحصیل ڈسکہ

12. گورنمنٹ ڈگری کالج ڈسکہ(ڈسکہ روڈ)
13. گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج فار وومن ڈسکہ(ڈسکہ روڈ)
14. گورنمنٹ شہباز شریف ڈگری کالج جاکے چیمہ(P.O جاکے چیمہ)
15. گورنمنٹ اسلامیہ انٹر کالج مترانوالی(P.O مترانوالی)
16. گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس ڈسکہ(ڈسکہ روڈ)

تحصیل سمبڑیال

17. گورنمنٹ اسلامیہ ڈگری کالج سمبڑیال(وزیر آباد روڈ)
18. گورنمنٹ ڈگری کالج فار وومن سمبڑیال(سمبڑیال)
19. گورنمنٹ ڈگری کالج فار وومن بھوپال والہ(P.O بھوپال والہ)

تحصیل پسرور

20. گورنمنٹ ڈگری کالج فار وومن پسرور(پسرور نزد کچہری)
21. گورنمنٹ ڈگری کالج پسرور(پسرور)
22. گورنمنٹ ڈگری کالج فار وومن قلعہ کالروالا(P.O قلعہ کالروالا)
23. گورنمنٹ ڈگری کالج فار وومن چونڈہ
24. گورنمنٹ ڈگری کالج چونڈہ
25. گورنمنٹ ڈگری کالج فار وومن سوکن ونڈ(P.O سوکن ونڈ)
26. گورنمنٹ ڈگری کالج فار وومن چوبارہ(P.O چوبارہ)
27. گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس پسرور(پسرور)

(ب) جز(ب)کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جز(ج)کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ بھر میں سرکاری کالجز میں لائبریری سائنس کے پروفیسروں کی تقرری کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

1123: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ بھر میں سرکاری کالجز میں لائبریری سائنس کے اسسٹنٹ پروفیسرز، ایسوسی ایٹ پروفیسرز اور پروفیسر کی تقرری کے لئے کیا معیار مقرر کیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن میں ان اسامیوں پر لائبریرین کے پروفیشنل تجربہ کو تدریسی اور تحقیقی تجربہ کے برابر تسلیم نہیں کیا گیا؟

(ج) کیا حکومت یہ ارادہ رکھتی ہے جس طرح ڈاکٹرز کے تجربہ کو بطور تدریسی اور تحقیقی تجربہ consider کیا جاتا ہے اسی طرح لائبریرین کے پروفیشنل تجربہ کو بھی بطور تدریسی اور تحقیقی تجربہ consider کیا جائے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) 1۔ برائے پروفیسر

پی ایچ ڈی یا مساوی تعلیمی قابلیت متعلقہ مضمون میں مع نو سالہ تدریسی / تحقیق کا تجربہ منظور شدہ کالجز / یونیورسٹی یا پروفیشنل تجربہ متعلقہ فیلڈ۔ نیشنل یا انٹرنیشنل تنظیم مع چھ تحقیقی اشاعت بحیثیت پرنسپل مصنف۔

2۔ برائے ایسوسی ایٹ پروفیسر

1۔پی ایچ ڈی یا مساوی تعلیمی قابلیت متعلقہ مضمون میں مع نو سالہ تدریسی / تحقیق کا تجربہ منظور شدہ کالجز / یونیورسٹی یا پروفیشنل تجربہ متعلقہ فیلڈ۔ نیشنل یا انٹرنیشنل تنظیم مع دو تحقیقی اشاعت یا ایم فل متعلقہ مضمون میں مع ایک سالہ تدریسی / تحقیق کا تجربہ منظور شدہ کالجز / یونیورسٹی یا پروفیشنل تجربہ متعلقہ فیلڈ۔ نیشنل یا انٹرنیشنل تنظیم مع چار تحقیقی اشاعت

2۔ برائے اسسٹنٹ پروفیسر

1۔پی ایچ ڈی متعلقہ مضمون میں مع (تدریسی / تحقیقی) کالجز یا یونیورسٹی میں دو سالہ تجربہ۔

2۔ایم فل متعلقہ مضمون منظور شدہ یونیورسٹی سے مع تدریسی / تحقیقی تجربہ کالجز یا یونیورسٹی میں 5 سالہ۔

یا

3۔ماسٹر ڈگری کم از کم 2nd کلاس متعلقہ مضمون میں مع 7 سالہ تدریسی تجربہ کالج / یونیورسٹی کا

(ب) درست ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ دونوں مختلف ہیں اسسٹنٹ پروفیسر ،ایسوسی ایٹ پروفیسر اور پروفیسر کو سینئر لائبریرین، ڈپٹی چیف لائبریرین کے مساوی قرار نہیں دیا جاسکتا کیونکہ لائبریرین کے پیشہ ورانہ کام کی نوعیت اور پروفیسرز کے تدریسی / تحقیقی کام کی نوعیت مختلف ہے۔

(ج) محکمہ تعلیم میں ابھی کوئی حکم نامہ جاری نہیں ہوا۔

حلقہ پی پی۔276(بہاولپور) میں سرکاری کالجز کی تفصیلات

1124: ڈاکٹر محمد افضل: کیاوزیر ہائرایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) حلقہ پی پی۔276(بہاولپور) میں گرلز اور بوائز کالجز کی کتنی تعداد ہے؟

(ب) اگر حلقہ میں کوئی کالج نہیں تو کیا حکومت وہاں لڑکے اور لڑکیوں کے لئے کالجز قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں۔

وزیر ہائرایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) حلقہ پی پی۔276(بہاولپور) میں بوائز گرلز کالجز موجود نہ ہیں۔

(ب) حلقہ پی پی۔276 کے قریب حلقہ پی پی۔275 میں چار عدد کالجز موجود ہیں۔

1. گورنمنٹ بوائز ڈگری کالج یزمان
2. گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین یزمان
3. گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، ٹیل والا
4. گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس، یزمان

حلقہ پی پی۔276 سے ملحقہ حلقہ پی پی۔268 میں دو عدد کالجز موجود ہیں۔

1. گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، احمد پور شرقیہ
2. گورنمنٹ صادق عباس پوسٹ گریجویٹ کالج ڈیرہ نواب صاحب

یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ حلقہ پی پی۔276(بہاولپور) سے تعلق رکھنے والے طلباء وطالبات درج بالا چھ کالجز میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان کالجز میں سے گورنمنٹ کالج برائے خواتین یزمان کے پاس ایک بس، گورنمنٹ کالج برائے خواتین احمد پور شرقیہ کے پاس دو بسوں اور گورنمنٹ صادق عباس پوسٹ گریجویٹ کالج ڈیرہ نواب صاحب کے پاس دو بسوں کی سہولت میسر ہے جو طلباء وطالبات کو ارد گرد کے علاقوں بشمول پی پی۔276 سے

کالجز تک لانے اور لے جانے کے لئے استعمال کی جا رہی ہیں۔ اس کے علاوہ پرائیویٹ ٹرانسپورٹ کی سہولت بھی موجود ہے۔

گورنمنٹ بوائز کالج متر انوالی (سیالکوٹ) میں رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

1151: ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گورنمنٹ بوائز کالج متر انوالی (سیالکوٹ) کتنے رقبہ پر مشتمل ہے، اس میں کتنے کلاس رومز و دفاتر ہیں، تفصیلات بتائیں؟

(ب) کیا کالج میں کوئی ہاکی گراؤنڈ موجود ہے تو ہاکی گراؤنڈ کا رقبہ کتنا ہے، مکمل تفصیلات دی جائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) گورنمنٹ اسلامیہ انٹر کالج متر انوالی کا رقبہ 17 کنال اور 12 مرلہ پر مشتمل ہے۔ کالج کی عمارت کی تفصیل درج ذیل ہے:

کلاس رومز	09
پرنسپل آفس	01
دفتر	01

(ب) کالج ہذا میں ہاکی گراؤنڈ موجود نہ ہے۔ تاہم کالج 17 کنال 12 مرلہ رقبہ پر مشتمل ہے جس میں سے پانچ کنال پانچ مرلے پر عمارت تعمیر کی گئی ہے اور آٹھ کنال رقبہ گراؤنڈ کی شکل میں موجود ہے۔

گورنمنٹ بوائز کالج ڈسکہ میں زیر تعمیر تھیٹر ہال سے متعلقہ تفصیلات

1152: ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ بوائز کالج ڈسکہ میں ہال زیر تعمیر ہے جس کی چھت بھی ڈالی جا چکی ہے اور عرصہ پانچ سال سے اس پر مزید تعمیرات کا کام بند ہو چکا ہے؟

(ب) کیا حکومت اس ہال کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) جی ہاں! کالج ہذا کے ہال اور ایڈمن بلاک کی تعمیر کا کام عرصہ پانچ سال سے رُکا ہوا تھا۔ لیکن اب حکومت پنجاب کی طرف سے مبلغ 5.638 ملین روپے فراہم کر دیئے گئے ہیں۔

(ب) جیسا کہ جز (الف) میں وضاحت کی گئی ہے کہ مذکورہ بالا منصوبہ کے لئے مبلغ 5.638 ملین روپے کی رقم فراہم کی گئی ہے۔ یہ رقم مورخہ 15-09-11 کو محکمہ مواصلات و تعمیرات کو فراہم کی گئی ہے اور اس بات کو یقینی بنایا جائے گا کہ یہ منصوبہ موجودہ مالی سال میں ہی مکمل کر دیا جائے۔

سیالکوٹ: گورنمنٹ ڈگری کالج ڈسکہ کی گراؤنڈ آبادیوں سے نیچے ہونے سے متعلقہ تفصیلات

1156: ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ڈگری کالج ڈسکہ (سیالکوٹ) کی گراؤنڈ کا لیول گرد و نواح کی آبادیوں سے نیچے ہے جس کی وجہ سے گراؤنڈ میں آبادیوں کا اور بارشوں کا پانی کھڑا ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے یہ گراؤنڈ ناقابل استعمال ہے؟

(ب) اس گراؤنڈ کی سطح کو اونچا کرنے کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) کالج ہذا 1959 میں بنا تھا اور اس وقت گرد و نواح میں آبادی موجود نہ تھی۔ تاہم اب گراؤنڈ کے ارد گرد آبادیاں بن چکی ہیں جس کی وجہ سے گراؤنڈ کی سطح باہر کی نسبت نیچی ہے اور بارش کا پانی جمع ہو جاتا ہے یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ گراؤنڈ قابل استعمال ہے اور بارش کے پانی کی نکاسی فوراً کر دی جاتی ہے

(ب) حکومت پنجاب نے حال ہی میں کالج ہذا کی مسنگ فسیلٹیز کے لئے ایک منصوبہ جس کی مالیت 8 ملین روپے ہے منظور کیا ہے۔ اس منصوبہ کا PC-I تکمیل کے آخری مراحل میں ہے اور موجودہ مالی سال میں اس کالج کی بنیادی ضروریات بشمول گراؤنڈ کی بھرائی کے کام کا آغاز کر دیا جائے گا۔

لاہور: گرلز کالجز کی بلڈنگز سے متعلقہ تفصیلات

1177: ڈاکٹر مراد راس: کیاوزیر ہائرایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شہر لاہور کے گرلز کالجز میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران کس کس کالج کی بلڈنگ کی تعمیر کی گئی،ان کے نام اور خرچ کردہ رقم کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) کس کس کالج کی عمارت خستہ حال اور کس کی عمارت طالبات کے لحاظ سے کم ہے کتنے کمرہ جات کی مزید ضرورت ہے کالج وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) ان کالجز کے مذکورہ مسائل کب تک حل کر دیئے جائیں گے؟

وزیر ہائرایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) شہر لاہور کے گرلز کالجوں میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران بلڈنگ کی تعمیر پر اخراجات کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) شہر لاہور کے کسی بھی کالج کی عمارت خستہ حال نہ ہے۔ تاہم یہاں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ طالبات کی بڑھتی ہوئی تعداد کے باعث کمرہ جات کی ضرورت میں اضافہ ہوا ہے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	کالج کا نام	مطلوبہ کمرہ جات کی تعداد
-1	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین،شاہدرہ لاہور	06
-2	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین،شالامار ٹاؤن لاہور	08
-3	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ اسلامیہ کالج برائے خواتین کوپر روڈ لاہور	06
-4	گورنمنٹ اسلامیہ کالج برائے خواتین،لاہور کینٹ	15
-5	گورنمنٹ کالج برائے خواتین،گلبرگ لاہور	20
-6	گورنمنٹ جناح ڈگری کالج برائے خواتین،مزنگ لاہور	10
-7	گورنمنٹ کالج برائے خواتین،مصطفیٰ آباد لاہور	14
-8	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین،رائیونڈ لاہور	06
-9	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین،ٹاؤن شپ لاہور	15
-10	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین،کاہنہ نو لاہور	06
-11	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین،واپڈا ٹاؤن لاہور	06

(ج) سال 16-2015 میں محکمہ اعلیٰ تعلیم نے ایک مشترکہ سمری برائے فراہمی مسنگ فسیلٹیز وزیر اعلیٰ پنجاب کو ارسال کی تھی جس میں لاہور کے دو کالجوں (جو نمبر شمار 9 اور 10 پر جز (ب) میں شائع شدہ ہیں) کو مسنگ فسیلٹیز کی فراہمی کے منصوبہ جات منظور کر لئے گئے

ہیں اور باقی منصوبہ جات کو اگلے مالی سال سے سالانہ ترقیاتی بجٹ میں مرحلہ وار شامل کیا جائے گا۔

گوجرانوالہ ڈویژن میں پرائیویٹ یونیورسٹیوں کے کیمپس سے متعلقہ تفصیلات

1189: میاں طارق محمود: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ ڈویژن میں کون کون سی یونیورسٹی کہاں کہاں کام کر رہی ہے؟

(ب) ڈویژن بھر میں کون کون سی یونیورسٹی کے کیمپس کہاں کہاں واقع ہیں، کیمپس وار تفصیلات فراہم کریں؟

(ج) ڈویژن بھر میں کون سی پرائیویٹ یونیورسٹی کے کیمپس کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) گوجرانوالہ ڈویژن میں گورنمنٹ کی درج ذیل یونیورسٹیز کام کر رہی ہیں:

i. یونیورسٹی آف گجرات
ii. گورنمنٹ کالج وومن یونیورسٹی، سیالکوٹ
iii. گفٹ یونیورسٹی، گوجرانوالہ

(ب) گوجرانوالہ ڈویژن میں یونیورسٹیز کے مندرجہ ذیل کیمپس ہیں:

i. پنجاب یونیورسٹی گوجرانوالہ کیمپس، نزد پنڈی بائی پاس، گوجرانوالہ
ii. رچنا انجینئرنگ یونیورسٹی، جوڑا، گوجرانوالہ۔
iii. یونیورسٹی آف گجرات، سیالکوٹ کیمپس۔
iv. یونیورسٹی آف انجینئرنگ، نارووال کیمپس۔
v. یونیورسٹی آف گجرات، نارووال کیمپس، اسلامیہ کالج، نارووال۔
vi. یونیورسٹی آف سرگودھا، گوجرانوالہ کیمپس، نزد سیالکوٹ بائی پاس، گوجرانوالہ۔
vii. ورچوئل یونیورسٹی، ڈی سی روڈ، گوجرانوالہ۔
viii. ورچوئل یونیورسٹی، جی ٹی روڈ، گوجرانوالہ۔
ix. علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، پیپلز کالونی، گوجرانوالہ۔

(ج) گوجرانوالہ ڈویژن میں پرائیویٹ یونیورسٹیز کے مندرجہ ذیل کیمپس ہیں۔

(i) یونیورسٹی آف ساؤتھ ایشیاء انڈر دی نیم آف ہیریٹیج کالج جی ٹی روڈ شاہین آباد، گوجرانوالہ
(ii) یونیورسٹی آف سنٹرل پنجاب کالج آف کامرس نزد گارڈن ٹاؤن، گوجرانوالہ

گجرات: گرلز کالجز میں تعینات پرنسپلز سے متعلقہ تفصیلات

1191: میاں طارق محمود: کیاوزیر ہائرایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات کے سرکاری گرلز کالجزان کے نام،ان کالجز میں تعینات پرنسپل کا نام، گریڈ، تجربہ اوراس ضلع اور متعلقہ کالجز میں عرصہ تعیناتی کی تفصیل بتائیں؟

(ب) کس کس کالج میں پرنسپل مطلوبہ گریڈ سے کم گریڈ کی تعینات ہیں ان کے نام،عہدہ اور جگہ تعیناتی کی تفصیل بتائیں؟

(ج) کیاحکومت جن کالجز میں کم گریڈ کی پرنسپل کام کررہی ہیں اوران کا عرصہ تعیناتی تین سال سے زیادہ ہے ان کو یہاں سے ٹرانسفر کرنے اور مطلوبہ گریڈ کی حامل پرنسپل تعینات کرنے کاارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تواس کی وجوہات کیاہیں؟

وزیر ہائرایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف)عرصہ تعیناتی

نمبر شمار	کالج	پرنسپل	گریڈ	ریگولر/ انچارج	عرصہ تعیناتی	تجربہ
1	گورنمنٹ ابن امیر کالج برائے خواتین جلال پورجٹاں	مسزشمشاد ممتاز	19	ریگولر	ایک سال آٹھ ماہ	پانچ سال
2	گورنمنٹ آئی ڈی جنجوعہ کالج برائے خواتین لالہ موسیٰ	مسزرو باب جعفری	20	ریگولر	پانچ سال دس ماہ	پانچ سال دس ماہ
3	گورنمنٹ کالج برائے خواتین کوٹلہ عرب علی خان	نوشین ناز	17	انچارج	22دن	22دن
4	گورنمنٹ کالج برائے خواتین بھاگووال کلاں	عاصمہ نوشین	17	انچارج	2ماہ	2ماہ
5	گورنمنٹ نواب ممتاز کالج برائے خواتین دولت نگر	خالدہ اشرف	18	انچارج	3سال9ماہ	3سال9ماہ
6	گورنمنٹ کالج برائے خواتین ڈنگہ	مسرت زاہرہ	18	انچارج	8سال4ماہ	8سال4ماہ
7	گورنمنٹ کالج برائے خواتین کھاریاں	طاہرہ رشید	18	انچارج	1سال4ماہ	6سال
8	گورنمنٹ کالج برائے خواتین سرائے عالمگیر	شاہدہ سکندر	19	انچارج	11ماہ	11ماہ
9	گورنمنٹ کالج برائے خواتین گلیانہ	شازیہ نورین	17	انچارج	6ماہ	6ماہ
10	گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس خواتین گجرات	ثوبیہ عامر	18	انچارج	3سال	3سال
11	گورنمنٹ کالج برائے خواتین کنجاہ	عنبرین مشتاق	17	انچارج	پانچ ماہ	پانچ ماہ

(ب) مطلوبہ گریڈ سے کم عرصہ تعیناتی

نمبر شمار	کالج	مطلوبہ گریڈ	مطلوبہ گریڈ سے کم کی تعینات پرنسپل	عہدہ	گریڈ
1	گورنمنٹ کالج برائے خواتین کوٹلہ عرب علی خان	19	نوشین ناز	لیکچراران انگلش	17
2	گورنمنٹ کالج برائے خواتین بھاگووال کلاں	19	عاصمہ نوشین	لیکچراران ذوالوجی	17
3	گورنمنٹ کالج برائے خواتین کھاریاں	19	خالدہ اشرف	اسسٹنٹ پروفیسر آف میتھ	18
4	گورنمنٹ کالج برائے خواتین گلیانہ	19	مسرت زاہرہ	اسسٹنٹ پروفیسر آف اسلامیات	18
5	گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس خواتین گجرات	19	طاہرہ رشید	اسسٹنٹ پروفیسر آف اردو	18
6	گورنمنٹ کالج برائے خواتین کنجاہ	19	شاہدہ سکندر	لیکچراران کیمسٹری	17
7	گورنمنٹ کالج برائے خواتین گلیانہ	19	شازیہ نورین	لیکچراران اسلامیات	17
8	گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس خواتین گجرات	19	ثوبیہ عامر	انسٹرکٹر آف کامرس	18

(ج) حکومت پوری کوشش کر رہی ہے کہ مطلوبہ گریڈ کی پرنسپلز کو ہی تعینات کیا جائے لیکن مطلوبہ گریڈ کی پرنسپلز دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے کم گریڈ آفیسر کو بطور انچارج پرنسپل(ops)تعینات کی جاتی ہیں۔ ان کی تعیناتی کا دورانیہ نہیں ہوتا بلکہ مطلوبہ گریڈ کی پرنسپل کے تعینات ہونے پر انچارج پرنسپل یاDDO خود بخود فارغ ہو جاتی ہیں۔ ضلع گجرات میں صرف دو گرلز کالجز میں مطلوبہ گریڈ کی پرنسپلز کام کر رہی ہیں۔

جن کالجز میں کم گریڈ کی پرنسپلز کام کر رہی ہیں۔ کم گریڈ پرنسپل عارضی حیثیت رکھتی ہیں۔ برابر گریڈ کی خواہش مند آفیسرز ملنے پر جن کالجز میں کم گریڈ کی انچارج پرنسپل کام کر رہی ہیں ریگولر پرنسپل تعینات کر دی جاتی ہیں۔

بہاولپور میں خواتین یونیورسٹی کے لئے علیحدہ جگہ مختص کرنے سے متعلقہ تفصیلات

1287: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بہاولپور میں وزیر اعلیٰ پنجاب کے احکامات کے تحت خواتین یونیورسٹی، گورنمنٹ صادق ڈگری کالج میں قائم کر دی گئی ہے مگر اس کالج کی جگہ ناکافی ہے؟

(ب) کیا حکومت اس خواتین یونیورسٹی کے لئے علیحدہ زمین الاٹ کرنے اور گورنمنٹ صادق ڈگری کالج برائے خواتین کی پرانی حیثیت کو بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) جی ہاں! وزیر اعلیٰ پنجاب کے احکامات کے تحت بہاولپور میں گورنمنٹ صادق ڈگری کالج فار گرلز میں خواتین یونیورسٹی قائم کر دی گئی ہے۔اس کالج کا رقبہ خواتین یونیورسٹی کے لئے کم ہے۔اس لئے حکومت پنجاب کی طرف سے خواتین یونیورسٹی کے لئے 999 کنال اور تین مرلہ رقبہ چک نمبر BC/10 میں مختص کیا گیا ہے۔

(ب) حکومت پنجاب نے یونیورسٹی کی توسیع کے لئے اضافی الاٹ کر دی ہے اور قبضہ ملنے پر یونیورسٹی کا نیا کیمپس بنایا جائے گا۔تاہم ڈگری کالج کی بحالی کا ارادہ ہے اور نہ ایسا کرنا مناسب ہو گا۔کیونکہ یونیورسٹی میں نہ صرف اعلیٰ ثانوی شعبہ جات بدستور کام کر رہے ہیں۔بلکہ مختلف شعبہ جات میں اعلیٰ تعلیم دی جارہی ہے جو کہ اس خطہ کی بچیوں کے لئے نہایت موزوں اور از حد ضروری ہے۔یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ یونیورسٹی کا قیام ایک ایکٹ کے تحت کیا جاتا ہے جس میں اسے انتظامی اور مالی خود مختاری دے دی جاتی ہے تاکہ وہ اپنے فیصلہ جات مقامی سطح پر کر سکے۔

دوسری اہم بات یہ ہے کہ جو خاندان اپنی بچیوں کو مخلوط تعلیم میں تعلیم نہیں دینا چاہتے وہ اس خواتین کی یونیورسٹی میں اپنی بچیوں کو اعلیٰ تعلیم کے زیور سے آراستہ کر سکتے ہیں اس لئے اس سہولت کو ختم کرنے کی بجائے مزید بہتر کرنے کی ضرورت ہے۔

بہاولپور: گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین سیٹلائٹ ٹاؤن کو زمین کی فراہمی و دیگر تفصیلات

1288: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نشان زدہ سوال نمبر 4820 جس کا جواب یکم فروری 2016 کو ایوان میں پیش ہوا ہے کے جواب میں کالج سے متصل وول فیکٹری کی جگہ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین سیٹلائٹ ٹاؤن بہاولپور کو دینے کے حوالے سے لینڈ ایکوزیشن ایکٹ 1894 کے تحت نوٹیفکیشن جاری ہو چکا ہے اور مزید کارروائی عمل میں لائی جارہی ہے؟

(ب) حکومت یہ زمین کب تک متعلقہ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین سیٹلائٹ ٹاؤن بہاولپور کو وزیر اعلیٰ کے اعلان اور وعدہ کے مطابق دے گی، اس کی تاریخ سے ایوان کو مطلع

فرمائیں نیز یکم فروری 2016 کے بعد سے اس پر محکمہ نے جو کارروائی متعلقہ اداروں سے اس بابت کی ہے، اس کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) درست ہے۔

(ب) محکمہ اعلیٰ تعلیم نے متعلقہ زمین کی باقاعدہ منتقلی کے لئے بورڈ آف ریونیو کو کیس بھجوایا مگر مذکورہ محکمہ سے جواب موصول ہوا ہے کہ جو زمین واگزار کرنے کے بعد متعلقہ مالکان کو فراہم کرنی ہے وہ محکمہ کو آپریٹو کی زمین ہے اور اس محکمہ نے زمین دینے سے انکار کر دیا ہے اس کے بعد محکمہ اعلیٰ تعلیم نے ڈپٹی کمشنر بہاولپور کو مورخہ 27.12.2016 کو خط تحریر کیا کہ وہ اس معاملہ میں ایک رپورٹ بھجوائے تاکہ اس پر ضروری کارروائی کی جاسکے۔

میانوالی گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین موچھ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

1320: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین موچھ تحصیل و ضلع میانوالی پانچ سالوں سے زیر تعمیر ہے اور سینکڑوں لڑکیوں کو دور دراز علاقوں میں تعلیم کے لئے جانا پڑتا ہے؟

(ب) کیا اس کی تعمیر جلد از جلد کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) گورنمنٹ کالج برائے خواتین موچھ تحصیل و ضلع میانوالی سیشن (18-2016) سے فعال ہے اور 96 طالبات زیر تعلیم ہیں۔

(ب) یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ محکمہ مواصلات و تعمیرات کالج کی عمارتیں تعمیر کرنے کے مجاز ہیں اور انہوں نے جس ٹھیکیدار کو اس عمارت کی تعمیر کا ٹھیکہ دیا اس نے کام وقت پر مکمل نہ کیا جس کی بنیاد پر مذکورہ محکمہ نے اس کے خلاف تادیبی کارروائی کی اور نئے ٹھیکیدار کو تعمیر کا کام سونپ دیا جو جلد ہی مکمل کر لیا جائے گا۔

لاہور میں انٹر و ڈگری بوائے و گرلز کالجز سے متعلقہ تفصیلات

1367: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں کتنے انٹر اور ڈگری بوائز و گرلز کالجز کہاں کہاں واقع ہیں؟
(ب) ان کالجز میں کلاس وار طلباء و طالبات کی تعداد بتائی جائے، سال 16-2015 میں سالانہ نتائج کی شرح کلاس وار بتائی جائے؟
(ج) ان کالجز میں اساتذہ کی تعداد کالج وار بتائی جائے؟
(د) ان کالجز میں کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں اور اس وقت کتنی اسامیاں کتنے عرصہ سے خالی پڑی ہیں ان کے خالی رہنے کی کیا وجوہات ہیں، کیا حکومت خالی اسامیوں پر بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):
(الف) ضلع لاہور کے تمام انٹر، ڈگری اور پوسٹ گریجویٹ گرلز اور بوائز کالجز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ب) ضلع لاہور کے تمام کالجز میں طلباء و طالبات کی تعداد کلاس وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ 2015 سالانہ امتحانات کے نتائج کی شرح ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور 2016 کے امتحانات کے نتائج کے بعد ہی شرح بتائی جا سکتی ہے۔
(ج) ضلع لاہور کے تمام بوائز اور گرلز کالجز میں اساتذہ کی تعداد کلاس وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(د) ان تمام کالجز میں منظور شدہ اسامیاں اور خالی اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید برآں حکومت خالی اسامیوں پر جلد از جلد نئی بھرتیاں کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

ضلع سرگودھا میں انٹر و ڈگری کالج سے متعلقہ تفصیلات

1378: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
(الف) ضلع سرگودھا میں کتنے انٹر اور ڈگری بوائز و گرلز کالجز کہاں کہاں واقع ہیں؟
(ب) ہر کالج کی کلاس وار طلباء و طالبات کی تعداد بتائی جائے، نیز ان کی سال 16-2015 میں سالانہ نتائج کی شرح کلاس وار بتائی جائے؟
(ج) ان کالجز میں اساتذہ کی تعداد کالج وار بتائی جائے؟

(د) ان کالجز میں کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں اور اس وقت کتنی اسامیاں کتنے عرصہ سے خالی پڑی ہیں ان کے خالی رہنے کی کیا وجوہات ہیں، کیا حکومت خالی اسامیوں پر بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) یہ کہ ضلع سرگودہا میں 15 بوائز اور 17 گرلز کالجز ہیں ان کی کل تعداد 32 ہے۔ ان میں ایک پوسٹ گریجویٹ، 29 ڈگری اور دو انٹر کالج شامل ہیں۔

جن کی تفصیلات ضمیمہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

بوائز کالجز کی تعداد:

1۔ گورنمنٹ ڈگری کالج بھیرہ
2۔ گورنمنٹ ڈگری کالج میانی
3۔ گورنمنٹ ڈگری کالج بھلوال
4۔ گورنمنٹ ڈگری کالج کوٹ مومن
5۔ گورنمنٹ ڈگری کالج پھلروان
6۔ گورنمنٹ گرلز انٹر کالج 75 ایس بی
7۔ گورنمنٹ ڈگری کالج 90 SB
8۔ گورنمنٹ ڈگری کالج بھاگٹانوالہ (سرگودہا)
9۔ گورنمنٹ انبالہ مسلم کالج
10۔ گورنمنٹ میاں محمد نواز شریف ڈگری کالج
11۔ گورنمنٹ ڈگری کالج شاہپور
12۔ گورنمنٹ ڈگری کالج جھاوریاں
13۔ گورنمنٹ ڈگری کالج سلانوالی
14۔ گورنمنٹ ڈگری کالج فروکہ
15۔ گورنمنٹ ڈگری کالج ساہیوال

گرلز کالجز کی تعداد:

1۔ گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج فروکہ
2۔ گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج پھلروان
3۔ گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج بھلوال
4۔ گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج کوٹ مومن
5۔ گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج 23 بلاک
6۔ گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج NB98
7۔ گورنمنٹ گرلز انٹر کالج 75 SB
8۔ گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج SB36
9۔ گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج بھاگٹانوالہ
10۔ گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج فاروق کالونی
11۔ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ گرلز کالج
12۔ گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج ماڑی
13۔ گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج شاہپور
14۔ گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج سلانوالی
15۔ گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج میانی
16۔ گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج بھیرہ

(ب) جز (ب) کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(ج) جز (ج) کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(د) جز (د) کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

جی سی یونیورسٹی فیصل آباد میں مزید کمروں کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

1417: محترمہ مدیحہ رانا: کیاوزیر ہائرایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) فیصل آباد میں جی سی یونیورسٹی کا کل رقبہ کتنا ہے اور کتنے رقبے پر بلڈنگ بنی ہوئی ہے؟

(ب) کیا حکومت بڑھتی ہوئی طالب علموں کی تعداد کی وجہ سے مزید کمرے بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائی جائیں؟

وزیر ہائرایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد کا کل رقبہ 237.500 ایکڑ (اولڈ کیمپس + نیو کیمپس) جس میں سے 15.470 ایکڑ پر بلڈنگ بنی ہوئی ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	کیمپس	کل رقبہ	تعمیر شدہ بلڈنگ کا رقبہ	تعمیر شدہ عمارات کی تفصیل
1	اولڈ کیمپس	37.500 ایکڑ	6.450 ایکڑ	اکیڈمک بلاکس، گرلز ہاسٹلز، لیبارٹریز، ایڈمنسٹریشن بلاک، لائبریری اور فارن فیکلٹی ہاسٹل
2	نیو کیمپس	200.000 ایکڑ	9.020 ایکڑ	اکیڈمک بلاکس، گرلز ہاسٹلز، لیبارٹریز، ایڈمنسٹریشن بلاک، آڈیٹوریم، لائبریری، رہائشی کالونی برائے ملازمین
کل رقبہ		237.500 ایکڑ	15.470 ایکڑ	

(ب) نیو کیمپس میں دو اکیڈمک بلاکس کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے دو کی تعمیر جاری ہے اور دس اکیڈمک بلاکس اور سپورٹس کمپلیکس بھی ماسٹر پلان میں شامل ہیں جو کہ مستقبل میں تعمیر کئے جائیں گے یونیورسٹی ہذا میں فی الحال طالب علموں کی ضرورت کے مطابق کمرہ جات موجود ہیں مگر مستقبل میں مزید تعمیر کی ضرورت ہو گی۔

لودھراں: ڈبلیو۔بی 365 خواتین ڈگری کالج کی تعمیر کا مسئلہ

1536: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیاوزیر ہائرایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین 365/WB تحصیل دنیاپور ضلع لودھراں کی تعمیر 2010 میں شروع ہوئی لیکن فنڈ نہ ملنے کی وجہ سے ابھی تک کالج کی بلڈنگ مکمل نہ ہو سکی ہے تقریباً 80 فیصد کام مکمل ہوا ہے، باقی 20 فیصد کام نہ ہونے کی وجہ سے کروڑوں روپے کی بلڈنگ ضائع ہو رہی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ کالج ایک سکول کے دو کمروں میں چل رہا ہے۔ طالبات موجودہ دور میں بھی زمین پر بیٹھ کر تعلیم حاصل کرنے پر مجبور ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کالج کے لئے کروڑوں روپے کے سامان کی خریداری بھی ہو چکی ہے۔ یہ سامان ڈگری کالج مخدوم عالی میں پڑا ہوا ضائع ہو رہا ہے؟

(د) کیا حکومت اس کالج کی بلڈنگ جلد از جلد مکمل کروانے کے لئے فنڈز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) گورنمنٹ کالج برائے خواتین365/WB تحصیل دنیاپور ضلع لودھراں کی تعمیر2010 میں شروع ہوئی اور تقریباً90 فیصد کام مکمل ہو گیا ہے باقی ماندہ کام کے لئے محکمہ اعلیٰ تعلیم نے وزیر اعلیٰ پنجاب کی منظوری کے بعد9.869 ملین روپے سال16-2015 میں جاری کر دیئے تھے اور تعمیر کا کام مکمل کیا جا رہا ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ کالج سکول کی عمارت میں قائم کیا گیا ہے تاہم تین کمرہ جات کالج کی طالبات کے لئے مختص کئے گئے ہیں اور طالبات کے بیٹھنے کے لئے فرنیچر کی سہولت بھی موجود ہے۔

(ج) اس نئے کالج کے قیام کے لئے12.946 ملین روپے ضروری سامان و آلات کے لئے مختص کئے گئے تھے جو سال13-2012 اور14-2013 میں خریدا گیا اور اسے گورنمنٹ کالج مخدوم عالی میں کیا گیا تاکہ عمارت کی تکمیل کے بعد بغیر کسی انتظار کے تمام ضروری سامان فوری فراہم کیا جا سکے۔ یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ یہ سامان محفوظ ہے اور ضائع نہیں ہو رہا۔

(د) جیسا کہ جز(الف) میں وضاحت کر دی گئی کہ اس کالج کی عمارت کی تکمیل کے لئے محکمہ اعلیٰ تعلیم نے9.869 ملین روپے سال16-2015 میں فراہم کر دیئے گئے تھے اور عمارت کو مکمل کرنے کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔

بہاولنگر: گورنمنٹ ڈگری کالج بوائز مروٹ سے متعلقہ تفصیلات

1576: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج فار بوائز مروٹ ضلع بہاولنگر کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد کتنی ہے نیز کن کن مضامین کے اساتذہ کی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(ب) کیا حکومت ان خالی اسامیوں کو پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک یہ اسامیاں پر ہو جائیں گی؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج فار بوائز، مروٹ، ضلع بہاولنگر میں ٹیچنگ سٹاف کی منظور شدہ اسامیوں کی کل تعداد 22 ہے۔ ان میں سے کل 19 اسامیاں خالی ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔	اسسٹنٹ پروفیسر (ریاضی) از 31.3.2015	2۔	اسسٹنٹ پروفیسر (انگلش) از 31.3.2015
3۔	اسسٹنٹ پروفیسر (بیالوجی) از 31.3.2015	4۔	اسسٹنٹ پروفیسر (اسلامیات) از 31.3.2015
5۔	لیکچرار (کیمسٹری) از 31.3.2015	6۔	لیکچرار (انگلش) از 31.3.2015
7۔	لیکچرار (ریاضی) از 31.3.2015	8۔	لیکچرار (شماریات) از 31.3.2015
9۔	لیکچرار (کمپیوٹر سائنس) از 31.3.2015	10۔	لیکچرار (ایجوکیشن) از 31.3.2015
11۔	لیکچرار (تاریخ) از 31.3.2015	12۔	لیکچرار (معاشیات) از 31.3.2015
13۔	لیکچرار (باٹنی) از 31.3.201514	14۔	لیکچرار (کامرس) از 31.3.2015
15۔	لیکچرار (جغرافیہ) از 31.3.2015	16۔	لیکچرار (پنجابی) از 31.3.2015
17۔	لیکچرار (فزیکل ایجوکیشن) از 31.3.2015	18۔	لیکچرار (عمرانیات) از 31.3.2015
19۔	19۔لائبریرین از 31.3.2015		

(ب) مروٹ چولستان کے قریب واقع پنجاب کا دور دراز علاقہ ہے۔ حکومت پنجاب کی طرف سے سال 2015 میں مروٹ میں بوائز ڈگری کالج کا آغاز ہوا۔ اس وقت سے کالج میں اکثر اسامیاں خالی ہیں۔ ان خالی اسامیوں کی کمی کو پورا کرنے کے لئے ہر سال حکومت کی طرف سے کالج ٹیچر انٹرنی (CTI) تعینات کئے جاتے ہیں۔ اس وقت انگلش، کیمسٹری، ریاضی، کمپیوٹر سائنس، اکنامکس اور اسلامیات کے کل چھ کالج ٹیچر انٹرنی (CTI) اس کالج میں تعینات ہیں۔ اس وقت اس کالج میں فرسٹ ائیر کلاس میں 134 اور سیکنڈ ائیر کلاس میں 86 طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

رپورٹیں
(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: اب رپورٹیں پیش ہونی ہیں۔ سید حسین جہانیاں گردیزی مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔

تحاریک استحقاق بابت سال 16-2015 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

سید حسین جہانیاں گردیزی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں تحریک استحقاق نمبر 22 بابت سال 2015، تحریک استحقاق نمبر 7، 30، 34 اور 36 بابت سال 2016 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

سید حسین جہانیاں گردیزی: جناب سپیکر! شکریہ

کورم کی نشاندہی

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، وہ کورم کے لئے تشریف لائے ہیں اور انہوں نے کورم کی نشاندہی کی ہے اس لئے گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، گنتی کی گئی ہے اور کورم پورا نہ ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: جی، معزز ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں تاکہ گنتی کی جائے۔ جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، گنتی کی گئی ہے کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

MR SPEAKER: Please have your seat. Please have your seat for a bit.

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! اسی مسئلے پر بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! بڑے افسوس کی بات ہے کہ آج چاروں توجہ دلاؤ نوٹس اپوزیشن کی طرف سے ہیں لیکن وہ non-serious لوگ صرف یہاں کورم کی نشاندہی کرنے آتے ہیں چار توجہ دلاؤ نوٹس ہیں چاروں اپوزیشن کے معزز ممبران کے ہیں باہر کے اضلاع سے آفیسر زیہاں آتے ہیں لیکن یہ اُن کی۔۔۔

جناب سپیکر: جی، یہ اُن کا حق ہے ہر کوئی معزز ممبر اس کی نشاندہی کر سکتا ہے رولز میں موجود ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

MR SPEAKER: No please have your seat.

مجھے بات کرنے دیں انہوں نے مجھے ٹوک دیا تھا پھر میں نے انہیں تھوڑا سا بات کرنے کا کہا ہے۔ مہربانی کریں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا)

جناب سپیکر: جی، اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 1271 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 1277 میاں محمود الرشید کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 1284 جناب احمد شاہ کھگہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 1287 جناب محمد سبطین خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، اب ملک محمد وارث کلو مجلس خصوصی نمبر 4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپوٹ پیش کریں۔

ایل ڈی اے ایمپلائز ہاؤسنگ سکیم ٹھوکر نیاز بیگ کے معاملے پر نشان زدہ سوال نمبر 269 کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 4 کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! میں

The issue of LDA Employees Housing Scheme, Thoker Niaz Baig raised in the reply of Starred Question No. 269 asked by Mrs Ayesha Javed, MPA (W.317)

کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: جی، اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں پہلی تحریک التوائے کار نمبر 154/17 چودھری اشرف علی انصاری کی ہے جی، انصاری صاحب! اسے پڑھیں۔

ژالہ باری سے سرگودھا اور بھلوال میں کینو کی فصل کو شدید نقصان کا سامنا

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "ایکسپریس" کی اشاعت مورخہ 13-فروری 2017 کی خبر کے مطابق موسمیاتی تبدیلیوں سے کینو کی فصل کو 10-ارب کے نقصان کا سامنا، سرگودھا، بھلوال میں ژالہ باری سے فصل کو شدید نقصان، پیداوار گزشتہ سال سے 15 فیصد کم، اولے پڑنے سے 50 فیصد پیداوار ایکسپورٹ کے قابل نہیں رہی، برآمدات میں کمی کا خدشہ، 3 لاکھ 50 ہزار ٹن ایکسپورٹ کا ہدف مشکل نظر آنے لگا۔ ٹیکنالوجی

سے ژالہ باری کو فضا میں پگھلایا جا سکتا ہے۔ ماہرین تفصیلات کے مطابق موسمیاتی تغیر (کلائمیٹ چینج) کے نتیجے میں رواں سیزن کینو کی فصل کو 10۔ارب روپے کے نقصان کا سامنا کرنا پڑا جس سے کینو کی برآمد کا ہدف بھی مشکل پڑ گیا ہے۔ کینو کی پیداوار والے علاقوں سرگودھا اور بھلوال میں حالیہ سیزن کے دوران ہونے والی ژالہ باری کے نتیجے میں کینو کی فصل کو شدید نقصان پہنچا ہے جس سے کاشتکاروں کے ساتھ ایکسپورٹرز کو بھی نقصان کا سامنا ہے۔ رپورٹ کے مطابق اس سال کینو کی پیداوار گزشتہ سال سے 15 فیصد کم تھی۔ تاہم ژالہ باری کی وجہ سے 50 فیصد پیداوار ایکسپورٹ کے قابل نہیں رہی۔ ژالہ باری اور تیز ہواؤں کی وجہ سے کینو وقت سے پہلے درختوں سے نیچے گر رہا ہے جس سے کینو کے معیار کے ساتھ بیرونی سطح پر داغ دھبوں اور گرنے کی وجہ سے چوٹ کے نشان پڑ گئے ہیں۔ کینو کی متاثرہ فصل میں زیاں (ویسٹیج) کا تناسب بھی کئی گنا بڑھ گیا ہے جس سے مقامی مارکیٹ میں بھی کینو کی فروخت میں نقصان کا سامنا ہے۔ کینو کو موسمیاتی تغیر سے پہنچنے والے نقصان کا اندازہ 10۔ارب روپے لگایا گیا ہے جبکہ برآمدات میں کمی سے زرمبادلہ کی مد میں بھی بھاری نقصان کا اندیشہ ہے۔ رواں سیزن کینو کی ایکسپورٹ کے لئے 3 لاکھ 50 ہزار ٹن کا ہدف مقرر کیا گیا تھا جس سے 250 کروڑ ڈالر کی آمدن متوقع تھی۔ جواب مشکل نظر آرہی ہے۔ پاکستان میں موسمیاتی تبدیلیوں سے زرعی شعبہ براہ راست متاثر ہو رہا ہے۔ کینو کے علاوہ دیگر فصلوں کی پیداوار بھی متاثر ہو رہی ہے۔ کلائمیٹ چینج کے چیلنجز سے نمٹنے کے لئے جدید ٹیکنالوجی سے مدد لی جا سکتی ہے۔ گزشتہ ہفتے جرمنی کے شہر برلن میں منعقدہ پھل اور سبزیوں کی عالمی نمائش میں یورپی تحقیقی ادارہ کی جانب سے ژالہ باری سے نمٹنے کے لئے اسکائی ڈیٹیکٹ ٹیکنالوجی متعارف کرائی گئی ہے جس کے ذریعے 30 سے 35 کروڑ کی لاگت سے 1200 ایکڑ رقبے کو موسمیاتی اثرات سے محفوظ رکھنے کے لئے نظام نصب کیا جا سکتا ہے یہ ٹیکنالوجی ژالہ باری کو فضا میں ہی پگھلا کر بخارات میں تبدیل کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ جس سے فصلوں کو پہنچنے والے نقصان کو کم سے کم کیا جا سکتا ہے۔ یہ ٹیکنالوجی دیگر فصلوں کی حفاظت کے لئے بھی استعمال کی جا سکتی ہے لیکن صوبہ میں متعلقہ ذمہ دار ادارے کاشتکاروں کو جدید ٹیکنالوجی اور ٹیکنالوجی کے استعمال سے روشناس کروانے کے لئے کوئی ٹھوس اقدامات نہیں اٹھا رہے ہیں اور زرعی پیداوار بشمول کینو کی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ نہ ہونے کی وجہ سے کاشتکاروں میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے، next week تک اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا چاہئے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 157/17 محترمہ نبیلا حاکم علی خاں کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 158/17 ڈاکٹر مراد راس کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 159/17 بھی ڈاکٹر مراد راس کی ہے اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری خواتین کے عالمی دن کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتی ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے خواتین کے عالمی دن کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے خواتین کے عالمی دن کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے خواتین کے عالمی دن کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

خواتین کے حقوق کی خاطر جدوجہد کرنے والی خواتین کو خراج تحسین کا پیش کیا جانا

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"پاکستانی خواتین جہاز چلانے سے لے کر محنت کشی کرنے تک ہر جگہ اس ملک اور معاشرے کی ترقی میں اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ دنیا میں ہر جگہ خواتین کو اپنا کردار منوانے کے لئے مختلف چیلنجز کا مقابلہ بھی کرنا پڑتا ہے لیکن ان کی زندگی جہد مسلسل سے عبارت ہے۔

یہ ایوان خواتین کے عالمی دن کے موقع پر خواتین کے حقوق کی خاطر جدوجہد کرنے والی تمام معرز خواتین کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

یہ معرز ایوان قرار دیتا ہے کہ خواتین کی آزادی اور بااختیار ہونے کے بغیر کوئی معاشرہ فلاحی معاشرہ نہیں بن سکتا۔

یہ ایوان خواتین کے عالمی دن کے موقع پر اس بات کا اعادہ کرتا ہے کہ خواتین کے حقوق اور انہیں بااختیار بنانے کی ہر کوشش کی حمایت کی جائے گی۔

یہ ایوان خواتین کے استحصال کی روک تھام کے لئے حکومت پنجاب کی طرف سے اٹھائے گئے بعض اقدامات جن میں Women Protection Bill Inheritance Law میں ترامیم اور VAWC سنٹرز کا قیام اور فیصلہ سازی میں تمام خواتین کی 33 فیصد نمائندگی شامل ہے ان کو بھرپور خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

صوبہ پنجاب میں خواتین کے حوالے سے بہت بہتر اقدامات کئے جا رہے ہیں لیکن ان کے عملدرآمد اور مزید بہتری کے لئے مزید اقدامات کرنے کی ضرورت ہے جس کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔

ہم اس ایوان میں اس عزم کا اعادہ کرتے ہیں کہ خواتین کی نمائندگی میں بہتری لانے صنفی مساوات کو فروغ دینے، تشدد میں کمی لانے اور معاشرے میں ایک جائز مقام دلوانے کے لئے اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پاکستانی خواتین جہاز چلانے سے لے کر محنت کشی کرنے تک ہر جگہ اس ملک اور معاشرے کی ترقی میں اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ دنیا میں ہر جگہ خواتین کو اپنا کردار منوانے کے لئے مختلف چیلنجز کا مقابلہ بھی کرنا پڑتا ہے لیکن ان کی زندگی جہد مسلسل سے عبارت ہے۔

یہ ایوان خواتین کے عالمی دن کے موقع پر خواتین کے حقوق کی خاطر جدوجہد کرنے والی تمام معزز خواتین کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

یہ معزز ایوان قرار دیتا ہے کہ خواتین کی آزادی اور بااختیار ہونے کے بغیر کوئی معاشرہ فلاحی معاشرہ نہیں بن سکتا۔

یہ ایوان خواتین کے عالمی دن کے موقع پر اس بات کا اعادہ کرتا ہے کہ خواتین کے حقوق اور انہیں بااختیار بنانے کی ہر کوشش کی حمایت کی جائے گی۔

یہ ایوان خواتین کے استحصال کی روک تھام کے لئے حکومت پنجاب کی طرف سے اٹھائے گئے بعض اقدامات جن میں Women Protection Bill Inheritance Law میں ترامیم اور VAWC سنٹرز کا قیام اور فیصلہ سازی میں تمام خواتین کی 33 فیصد نمائندگی شامل ہے ان کو بھرپور خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

صوبہ پنجاب میں خواتین کے حوالے سے بہت بہتر اقدامات کئے جا رہے ہیں لیکن ان کے عملدرآمد اور مزید بہتری کے لئے مزید اقدامات کرنے کی ضرورت ہے جس کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔

ہم اس ایوان میں اس عزم کا اعادہ کرتے ہیں کہ خواتین کی نمائندگی میں بہتری لانے صنفی مساوات کو فروغ دینے، تشدد میں کمی لانے اور معاشرے میں ایک جائز مقام دلوانے کے لئے اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"پاکستانی خواتین جہاز چلانے سے لے کر محنت کشی کرنے تک ہر جگہ اس ملک اور معاشرے کی ترقی میں اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ دنیا میں ہر جگہ خواتین کو اپنا کردار منوانے کے لئے مختلف چیلنجز کا مقابلہ بھی کرنا پڑتا ہے لیکن ان کی زندگی جہد مسلسل سے عبارت ہے۔

یہ ایوان خواتین کے عالمی دن کے موقع پر خواتین کے حقوق کی خاطر جدوجہد کرنے والی تمام معزز خواتین کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

یہ معزز ایوان قرار دیتا ہے کہ خواتین کی آزادی اور بااختیار ہونے کے بغیر کوئی معاشرہ فلاحی معاشرہ نہیں بن سکتا۔

یہ ایوان خواتین کے عالمی دن کے موقع پر اس بات کا اعادہ کرتا ہے کہ خواتین کے حقوق اور انہیں بااختیار بنانے کی ہر کوشش کی حمایت کی جائے گی۔

یہ ایوان خواتین کے استحصال کی روک تھام کے لئے حکومت پنجاب کی طرف سے اٹھائے گئے بعض اقدامات جن میں Women Protection Bill Inheritance Law میں ترامیم اور VAWC سنٹرز کا قیام اور فیصلہ سازی میں تمام خواتین کی 33 فیصد نمائندگی شامل ہے ان کو بھرپور خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

صوبہ پنجاب میں خواتین کے حوالے سے بہت بہتر اقدامات کئے جا رہے ہیں لیکن ان کے عملدرآمد اور مزید بہتری کے لئے مزید اقدامات کرنے کی ضرورت ہے جس کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔

ہم اس ایوان میں اس عزم کا اعادہ کرتے ہیں کہ خواتین کی نمائندگی میں بہتری لانے صنفی مساوات کو فروغ دینے، تشدد میں کمی لانے اور معاشرے میں ایک جائز مقام دلوانے کے لئے اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

سرکاری کارروائی

بحث

پری بجٹ بحث

(---جاری)

جناب سپیکر: اب ہم ایجنڈے کے مطابق سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ پری بجٹ بحث کا آغاز ہو چکا ہے جو آج بھی جاری رہے گی۔ جو ممبران بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام سیکرٹری اسمبلی کو بھجوا دیں۔ جناب احمد خان بلوچ!--- موجود نہیں ہیں۔ جناب محمد سبطین خان!--- موجود نہیں ہیں۔ چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ)!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ جس طرح کہ ہم نے اپنی سابقہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے پورے پنجاب کی نمائندہ اسمبلی کے اندر آنے والے بجٹ کے لئے جو تجاویز حاصل کرنے کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ میں اس پر پھر ایک دفعہ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف، وزیر خزانہ اور ان کی ٹیم کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ موجودہ بجٹ کی تیاری---

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری برائے فنانس! ان کی بات سنیں اور notes لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! عوام کی جو آراء اور تجاویز ہیں ان کو آپ شامل کرنے جا رہے ہیں۔ یہ انتہائی ایک اہم قدم ہے تو میں اس میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ ان تجاویز کی روشنی میں جس طرح صوبہ کے اندر میاں محمد شہباز شریف کی سربراہی میں ترقی کا سفر شروع ہو چکا ہے۔ وہ قابل تحسین ہے جس طرح ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے اندر ایک revolution شروع ہو چکا ہے، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے اندر بھی اب ایک نئی تبدیلی آ رہی ہے، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اب یہ چیزیں مزید بہتر ہو رہی ہیں اور ایجوکیشن، ہیلتھ، لائیو سٹاک، ایگریکلچر جس طرح سے بہتر ہو رہی ہے، صوبہ پنجاب کی عوام اس سے مستفید ہو رہی ہے۔ الحمدللہ اب ہماری حکومت کی اس میں نیک نامی بھی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ پنجاب کے عوام کو سہولت دینے کے لئے ہمارے یہ اقدامات تاریخ میں سنہری حروف میں لکھے جائیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین جناب ماجد ظہور کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، منڈاصاحب! اپنی بات جاری رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):
جناب چیئرمین! میں آپ کی اجازت سے اس میں چند تجاویز overall پنجاب کے لئے اور specifically اپنے حلقہ کی نمائندگی کرتے ہوئے بھی دینا چاہوں گا۔ میری صاف پانی کے حوالے سے گزارش یہ ہوگی کہ ہمیں صاف پانی پراجیکٹ کو expedite کرتے ہوئے پنجاب کے عوام کو فوری طور پر اس میں ریلیف دینا چاہئے۔

جناب چیئرمین! ہماری حکومت جس طرح صحت میں انقلابی تبدیلیاں لے کر آرہی ہے۔ میری اس میں یہ تجویز ہوگی کہ اگر آپ مناسب سمجھیں تو صاف پانی پراجیکٹ پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کی بنیاد پر شروع کرنے کی ایک تجویز ہے۔ آپ اس پر بھی کام کر سکتے ہیں کیونکہ پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ بھی دنیا میں کامیاب فارمولا ہے۔

جناب چیئرمین! مجھے امید ہے کہ اس سے پورے پنجاب کی عوام مستفید ہوگی۔ اسی طرح میں اس موقع پر خادم پنجاب روڈز پروگرام کو شروع کرنے پر وزیراعلیٰ پنجاب، وزیر مواصلات و تعمیرات اور مواصلات و تعمیرات ڈیپارٹمنٹ کی انتظامیہ کو خراج تحسین پیش کروں گا کہ یہ ایک انتہائی کامیاب پروگرام ہے جس سے ایک نئی جدت اور نئے انداز میں ایک developed country کی طرح کھیتوں اور کھلیانوں کے اندر، دیہاتی علاقوں کے اندر carpeted road کا جو Network شروع ہوا ہے پورے پنجاب کے عوام نے اس کو appreciate کیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! جس طرح آپ نے خادم پنجاب سکول پروگرام شروع کیا ہے۔ میری اس میں تجویز ہوگی کہ خادم پنجاب سکول پروگرام کو فوری طور پر launch کر کے اس پر ایک انقلابی قدم اٹھا کر اس کو پورے پنجاب کے تمام کونوں میں پھیلا دینا چاہئے تاکہ اس سے بھی ایجوکیشن کی بہتری اور ترقی میں فائدہ ہوگا۔ اسی طرح میری ایک اور تجویز ہے کہ جس طرح ہم خادم اعلیٰ پنجاب روڈز پروگرام اور خادم اعلیٰ پنجاب سکول پروگرام شروع کیا ہے۔ جب ہماری پارٹی کی سابقہ حکومت تھی تو اس میں ایک مثالی village کا پروگرام شروع ہوا تھا اس کو بھی ہم ایک نئے refine طریقے اور نئی جدت کے ساتھ

خادم اعلیٰ پنجاب مثالی گاؤں کے نام سے ایک پراجیکٹ شروع کر سکتے ہیں۔ جس کے لئے ہم ہر constituency سے گاؤں کو identify کریں اور اس کے لئے فنڈز available ہوں، جہاں پر

تعلیم، صحت، سالڈویسٹ، سیوریج، گلیوں کی پختہ تعمیر، کمیونٹی سنٹر، سپورٹس گراؤنڈاور پارکس وغیرہ کی سہولیات میسر ہوں۔ ان مثالی گاؤں کا نام خادم پنجاب ڈویلپمنٹ پروگرام یا کوئی اور نام تجویز کیا جاسکتا ہے۔

جناب چیئرمین!اس کے ساتھ میں اپنے حلقے کے لئے کوئی چند گزارشات کرنا چاہتا ہوں۔ میرے حلقہ کی ایک بہت اہم روڈ ہے جس سے تقریباً آدھا پنجاب گزر کر لاہور آتا ہے جو فیض پور انٹرچینج سے لے کر سگیاں پل تک ایک روڈ ہے۔ اس کی wideningاور re-carpeting کے لئے میری تجویز ہے۔ وہ ایک مین شاہراہ ہے جو لاہور کی entryاور exit کے لئے کام دیتی ہے تو اس کی wideningاور re-carpeting کے ساتھ اس کی سائیڈ پر دونوں طرف برساتی پانی نکالنے کا ڈرین سسٹم بھی تعمیر کرنا چاہئے۔ چونکہ میرا حلقہ لاہور کا adjacent ہے اور تحصیل فیروزوالا، ونڈالہ، دیال شاہ اور ڈھاکہ نظام پورہ کا علاقہ بالکل شاہدرہ سے ملحقہ ہے۔

جناب چیئرمین! میری آپ کے توسط سے حکومت کو یہ تجویز ہوگی کہ سالڈویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے ایریا کو وسیع کرتے ہوئے میرے اس علاقہ کو اس میں شامل کیا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ پی ایچ اے کے ایریا کی توسیع کرتے ہوئے پی ایچ اے کے دائرہ کار میں تحصیل شرقپور اور تحصیل فیروز والا کو شامل کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):
جناب چیئرمین! میں ایک منٹ میں بات ختم کرتا ہوں۔ واسا کی توسیع کرتے ہوئے میرے حلقے کی یونین کونسلز نمبر 27,28,29,30,31 ونڈالہ، دیال شاہ، ڈھاکہ نظام پورہ بدو، فیض پور خورد (فیروزوالا) تک اس کا دائرہ کار بڑھایا جائے۔ اسی طرح میری گزارش ہوگی کہ سٹی شرقپور شریف میں شیر ربانی نام پر ایک یونیورسٹی کا قیام عمل میں لایا جائے۔ میں دریائے راوی پر پل کی منظوری پر وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین! اس میں تجویز ہوگی کہ اس دریائے راوی کی پل جو شرقپور اور موہلنوال کے درمیان بنائی جارہی ہے اس کا نام علاقہ کے ایک مذہبی صوفی بزرگ میاں شیر محمد رحمت اللہ علیہ کے نام پر رکھا جائے۔ اسی طرح میری گزارش ہے کہ میرے علاقے میں دو گرلز کالج ہیں ایک کالج ونڈالہ دیال شاہ اور دوسرا کالج شرقپور شریف میں ہے تو ان دونوں کالجز میں ماسٹر کلاسز شروع کرنے کی تجویز

ہے۔ شرقپور شریف کے اندر سپیشل ایجوکیشن سنٹر کی اپ گریڈیشن کی تجویز ہے۔ شرقپور تحصیل کمپلیکس مکمل ہو چکا ہے۔اس پر پنجاب حکومت، وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف اور ہمارے قائد میاں محمد نواز شریف کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین! میری گزارش ہو گی کہ تحصیل کمپلیکس میں ڈی ایس پی کے دفتر اور جوڈیشل کمپلیکس کی تعمیر کا قیام فوری عمل میں لایا جائے تاکہ علاقہ کے عوام کو انصاف ان کی دہلیز پر مل سکے۔

جناب چیئرمین: جی، باقی تجاویز آپ لکھ کر دے دیں۔ اب میں الحاج محمد الیاس چنیوٹی کو دعوت دیتا ہوں۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب چیئرمین! پہلے تو میں شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ پری بجٹ بحث میں ہمیں نیا بجٹ تیار کرنے کے لئے کہا گیا اور اس کا عزم کیا گیا۔ وزیراعلیٰ پنجاب نے خصوصی طور پر کارپٹ روڈز کا جو پروگرام شروع کیا ہے وہ لائق تحسین ہے، عوام اس پر ان کو داد تحسین دے رہے ہیں۔ میری تجویز یہ ہے کہ ہر بار ہم یہ کہتے ہیں کہ جو تجاویز لی جاتی ہیں ان پر عمل بھی کیا جائے۔ آٹھ آٹھ ماہ بجٹ بنے ہوئے گزر جاتے ہیں لیکن وہ سکیمیں شروع نہیں ہوتیں۔ ہمارے ہاں چنیوٹ میں اوور ہیڈ برج کی 33 ملین کی ایک سکیم تھی اس کے لئے 5 ملین مہیا کئے گئے، اب 80 فٹ کے لوہے کے پل بن کر تیار پڑے ہوئے ہیں ان کو fix کرنا ہے اس کی باقی ماندہ رقم نہیں دی جا رہی، ڈیڑھ سال سے وہ کام ادھورا پڑا ہوا ہے۔ چنیوٹ کا اس وقت اہم ترین مسئلہ چنیوٹ فیصل آباد روڈ کو one way کرنا ہے، 16-2015 میں وہ منظور ہوا تھا لیکن اس پر عملدرآمد شروع نہیں ہوا۔ پرسوں بھی اس روڈ پر ایک ایکسیڈنٹ ہوا ہے اور اس کے نتیجے میں تین ہلاکتیں ہو گئی ہیں۔ اس پر وزیراعلیٰ نے ایک ٹیم بنائی، جناب عطاء اللہ تارڑ، جناب سعود مجید اور کچھ افسران اور تھے، دو ہفتے پہلے انہوں نے کہا کہ اس کی زمین کی purchasing کے لئے ہم ایک ارب روپیہ اس ہفتہ مہیا کر دیں گے اور باقی 70 کروڑ آئندہ بجٹ میں ڈال دیا جائے گا لیکن ابھی تک پندرہ دنوں میں کوئی progress نظر نہیں آ رہی اور وہ معاملہ جوں کا توں پڑا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین! میری ایک گزارش یہ ہے کہ میرا حلقہ کافی بڑا ہے تو وہاں خواتین کالج نہیں ہے، شہر کے اندر ایک ہی کالج ہے، بیس تیس کلومیٹر سفر طے کر کے ایک طرف سے آنا پڑتا ہے اور دوسری طرف سے چالیس کلومیٹر سفر طے کر کے آنا پڑتا ہے، اس طرح بچیوں کے لئے بڑی botheration ہوتی ہے لہٰذا خواتین کے لئے دو کالج منظور کئے جائیں اور آنے والے بجٹ 18-2017 میں شامل کئے جائیں۔

جناب چیئرمین! ڈسٹرکٹ سپورٹس کمپلیکس، ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال، 9 سال سے وہ منصوبہ بن رہا ہے لیکن ابھی تک اس پر عملدرآمد شروع نہیں ہوا بلکہ ڈسٹرکٹ کمپلیکس اور ڈسٹرکٹ ہسپتال کے لئے جو زمین مختص کی گئی تھی اس کو بھی چھوڑ دیا گیا ہے اور 9 سال سے وہ سکیم دھکے کھا رہی ہے۔

جناب چیئرمین! میری ایک تجویز یہ ہے کہ سکول و کالجز کے اساتذہ جو ہیں ان کو اپ گریڈ کیا جائے جیسا کہ باقی محکموں کے ملازمین کو اپ گریڈ کیا گیا ہے۔ اسی طریقے سے گورنمنٹ کالجز، سکول اور پبلک لائبریری کے سٹاف کے سروس رولز بنائے جائیں تاکہ وہ بھی دیگر محکموں کے ملازمین کی طرح ترقی پا سکیں۔ تعلیم اور لائبریریوں کا چولی دامن کا ساتھ ہے اس لئے تمام اداروں میں لائبریریاں قائم کی جائیں اور ان کو فعال بنایا جائے نیز لائبریری سٹاف کے سکیلوں میں پایا جانے والا تفاوت جو ہے اسے بھی ختم کیا جائے۔ پنجاب کے تمام ملازمین کے ہاؤس رینٹ، میڈیکل الاؤنس وغیرہ جو ہیں وہ موجودہ پے سکیلوں کے مطابق ہونے چاہئیں۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، جناب احمد خان بلوچ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک پراسیکیوشن (جناب احمد خان بلوچ): جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ۔ میں وزیراعلیٰ اور فنانس منسٹر کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے پری بجٹ بحث کا ٹائم دیا ہے اور عوام کی ترجیحات کو مدنظر رکھنے کے لئے یہ بحث کرائی جا رہی ہے۔

جناب چیئرمین! سب سے پہلے میں یہ گزارش کروں گا کہ پرائمری اور مڈل سکولز کے کمروں اور چار دیواری وغیرہ کے لئے حلقہ کے ایم پی اے کو اعتماد میں لیا جائے اور حلقہ میں ان سے نشاندہی کرائی جائے، یہ محکمہ خود کر دیتا ہے حالانکہ حلقہ کا جو ایم پی اے ہوتا ہے وہ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ کون سے سکول کے کمرے بننے ہیں اور کون سے سکول کی چار دیواری بننی ہے۔ یہ متعلقہ ایم پی اے سے نشاندہی کرائی جائے۔

جناب چیئرمین! دوسرے نمبر پر یہ ہے کہ اساتذہ کے تبادلوں کی جو پالیسی ہے یہ عجیب ہے کہ ایک سال کے لئے ban لگ جاتا ہے اور پھر صرف ایک مہینہ کے لئے یہ ہٹایا جاتا ہے۔ اس سے اساتذہ بھی پریشان اور عوام بھی پریشان ہے اور خاص طور پر لیڈی ٹیچرز بہت پریشان ہیں، unmarried لڑکیاں جو ہیں وہ تیس تیس کلومیٹر تک جاتی ہیں لیکن ایک سال سے پہلے ان کا تبادلہ نہیں ہو سکتا حتیٰ کہ باہمی تبادلے پر بھی پابندی ہے، اس پالیسی کو بھی ٹھیک کیا جائے۔ سکولوں کی اپ گریڈیشن کی بھی

یہی پوزیشن ہے کہ محکمہ خود اپ گریڈیشن کی نشاندہی کرتا ہے حالانکہ وزیر اعلیٰ کی پالیسی ہے کہ متعلقہ ایم پی اے جن کے حلقہ میں یہ اپ گریڈیشن ہونی ہے وہ ایم پی اے نشاندہی کرے کہ کون سا مڈل سکول اور کون سا ہائی سکول اپ گریڈ کرنا ہے۔ میرے خیال کے مطابق ایک فارمولا ہونا چاہئے کہ ہر ایم پی اے کے حلقہ میں، ہر یونین کونسل میں ایک بوائز ہائی سکول اور ایک گرلز ہائی سکول بنا دینا چاہئے تاکہ عوام کے لئے یہ پریشانی ختم ہو۔

جناب چیئر مین! RHC میں وزیر اعلیٰ کی پالیسی ہے کہ وہاں ایکسرے مشین اور لیبارٹری ہر حالت میں ہونی چاہئے، افسوس ہے کہ RHC میں دو دو سال ہو گئے ہیں کہ ایکسرے مشین نہیں ہے، ایمبولنس نہیں ہے، لیبارٹری نہیں ہے، کم از کم وزیر اعلیٰ کی جو پالیسی ہے اس پر تو عمل کیا جائے، یہ نہایت ضروری ہے کہ وزیر اعلیٰ کی پالیسی پر عمل کیا جائے۔ اس پری بجٹ بحث میں ہمیں حلقہ کے مطالبات نہیں بتانے بلکہ ہمیں پالیسی بتانی ہے جو کہ فنانس منسٹر change لے آئے تاکہ وہ پورے پنجاب کے لئے پالیسی ہونی چاہئے۔ یہ پورے پنجاب کے لئے پالیسی ہے کہ RHC میں ایکسرے مشین اور لیبارٹری ہونی چاہئے۔

جناب چیئر مین! زراعت کے متعلق دو تین پوائنٹس ہیں۔ اجناس کی قیمتوں کے لئے مہربانی کریں کہ ہر جنس کے کاشت کرنے سے پہلے اس کی قیمت مقرر کی جائے تاکہ کاشتکار خوش اسلوبی سے وہ جنس کاشت کرے اور حکومت پابند ہو کہ وہ جو قیمت مقرر کرے اس پر اگر وہ فروخت نہیں ہوتی تو حکومت وہ جنس خرید کرنے کی پابند ہو تاکہ کاشتکار کی حوصلہ افزائی ہو، وہ آئندہ اس جنس کو کاشت کرنے سے گریزاں نہ کرے۔ دوسرا یہ ہے کہ لیزر برائے لیول، جتنی زمین پر لیزر ہوں گے، جتنے کاشتکار کے پاس لیزر ہوں گے، جتنی زمین level ہو گی اتنی ہی ہماری کاشت اور اوسط پیداوار بڑھے گی۔

جناب چیئر مین! میں جناب کے توسط سے فنانس منسٹر سے گزارش کروں گا کہ لیزر کے لئے جتنا ہو سکے زیادہ سے زیادہ بجٹ رکھیں تاکہ زمین level ہو سکے۔

جناب چیئر مین! ریسرچ سنٹر ہے، وہ اربوں روپے لیتا ہے لیکن ہمیں اس کا کوئی فائدہ نظر نہیں آیا اس کو چاہئے کہ کم از کم جو نئے بیج گندم، چاول، کاٹن کے تیار کرتا ہے وہ دیہاتوں میں جائے، دیہاتوں میں کسانوں سے میٹنگیں کرے، ان کا تعارف کرائے ان کے فوائد بتائے اور ان کی اچھائیاں بتائے کہ ہم نے یہ نئے بیج بنائے ہیں۔ آپ یہ کاشت کریں، ان سے فی اوسط پیداوار بڑھے گی۔ زمین کا ٹیسٹ بہت ضروری ہے۔ ہر سرکل کے زراعت آفیسر کو پابند کیا جائے کہ وہ اپنے حلقہ میں ٹیسٹ

کرائے۔ چھوٹے کاشتکار ہوں یا بڑے اس ٹیسٹ کے مطابق ان کو کھادیں دیں تب جا کر ہماری پیداوار بڑھے گی۔ یہ جو زراعت کے سرکل آفیسر ہیں ان کے ذمہ ہونا چاہئے اور یہاں ان کی جواب طلبی ہونی چاہئے کہ آپ نے اس سال کتنی زمین کے ٹیسٹ کرائے ہیں۔

جناب چیئرمین! میری آخری بات ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کسی بھی زرعی ملک میں inputs پر کوئی ٹیکس نہیں ہے، GST tax نہیں لگا ہوا۔ ہمارا پاکستان واحد ایک زرعی ملک ہے کہ جہاں بیجوں، کھادوں، ادویات اور زرعی آلات سب پر GST tax ہے۔ یہاں پر زرعی ٹیکس ہے، زرعی انکم ٹیکس ہے، خدارا کاشتکار کو آزاد کریں، کاشتکار کو ملک کی خدمت کرنے دیں، کاشتکار خوشحال ہوگا تو پاکستان خوشحال ہوگا۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک پراسیکیوشن (جناب احمد خان بلوچ): جناب چیئرمین! آپ مہربانی کریں، اس کاشتکار کی جان عدالتوں کے چکروں سے چھڑوائیں اور ان کو کاشت کے لئے ٹائم دیں تاکہ وہ کاشتکار ملک کی خدمت کر سکیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جناب محمد وحید گل!

جناب محمد وحید گل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو ہم سب کا خالق و مالک ہے۔ جناب چیئرمین! آپ کو وہاں بیٹھا ہوا دیکھ کر مجھے اس بات کی بڑی خوشی ہو رہی ہے کہ آپ ایک جدوجہد کے تحت اس مقام پر پہنچے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ سیاسی لحاظ سے ہمارا صوبہ اور ہمارے صوبہ کی قیادت دوسرے صوبوں کی نسبت ایجوکیشن، ہیلتھ، چاہے کوئی سیکٹر بھی ہو ہم ان سے بہت آگے جا رہے ہیں کیونکہ یہ میاں محمد شہباز شریف کی قیادت کا کرشمہ ہے لیکن اس کے باوجود میں یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ یہ جو ہر سال ہم فیصد کے حساب سے چیزوں کو بڑھا دیتے ہیں کہ ہم نے ہیلتھ کے اندر اتنے فیصد بجٹ بڑھا دیا، ایجوکیشن کے اندر اتنے فیصد بجٹ بڑھا دیا۔

جناب چیئرمین! میرے خیال میں یہ کوئی انصاف کی بات نہیں ہے۔ سب سے پہلے تو ہمارے پاس یہ analysis ہونا چاہئے کہ ہمیں کتنے فیصد بجٹ ایجوکیشن کے لئے چاہئے اور کتنے فیصد بجٹ ہیلتھ کے لئے چاہئے۔ اگر کوئی غریب آدمی پانچ ہزار روپیہ کسی سے قرض لے کر ڈیرہ غازی خان سے چل کر لاہور پہنچے اور لاہور میں آکر بھی اسے ventilator نہ ملے تو پھر بجٹ میں اتنے فی صد بڑھانے کا کیا فائدہ ہے؟ آج میرا سوال ہے کہ یہ بیوروکریسی ہمیں کہتی ہے کہ آپ بجٹ تجاویز پر نشانات

لگائیں لیکن بجٹ پر یہ نشانات بیوروکریسی کے کمروں میں لگتے ہیں بجٹ وہاں بنتا ہے۔ ہم جو کچھ بولتے ہیں اس کی ہمیں تو کوئی output نہیں آتی کہ آپ نے یہ تجویز دی تھی اور اسے بجٹ میں شامل کیا گیا ہے یا اسے رد کرنے کی کوئی خاص وجہ ہے، یہ حقائق ہیں جو میں بتا رہا ہوں۔ یقینی طور پر ہم نے ایجوکیشن سیکٹر میں وزیر اعلیٰ پنجاب کی قیادت میں کام کیا ہے، دانش سکولوں پر کام کیا ہے، جب دانش سکول کی بچی امریکہ کے اندر جاتی ہے تو پاکستان کا نام روشن کرتی ہے یہ ہے وژن لیکن اس وژن پر عمل کرنے کا جس طرح حق ہے اس طرح بیوروکریسی نہیں کر رہی۔

جناب چیئرمین! صاف پانی پر وزیر اعلیٰ پنجاب کا stance ہے کہ ہر غریب اور ہر دروازے تک صاف پانی پہنچنا چاہئے جس کے لئے اربوں روپیہ وزیر اعلیٰ نے وقف کیا ہوا ہے لیکن کیا وجہ بنتی ہے کہ اس کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے؟ ہم نے وزیر اعلیٰ کا جو چنگا پانی کا پراجیکٹ شروع کیا ہوا ہے آپ اس سے واقف ہیں، آپ وہاں گئے ہوئے ہیں اور آپ نے وہ پراجیکٹ دیکھا ہے۔ منڈا صاحب نے بھی تجویز پیش کی لیکن یہ تو پہلے سے پروگرام چل رہا ہے کہ آپ پبلک پارٹنر شپ کے تحت پروگرام بنائیں۔ وہ پروگرام دیکھیں جو حکومت اور پبلک کی پارٹنر شپ سے بنا ہے اور وہ آج بھی کامیابی سے چل رہا ہے۔

جناب چیئرمین! میری تجویز ہے کہ پاکستان کے اندر مخیر حضرات کی کوئی کمی نہیں ہے اور دنیا کے اندر خیرات کرنے کے نام سے پاکستان جانا جاتا ہے اور لوگوں نے رفاہ عامہ کے طور پر ہسپتال بنائے ہیں، ووکیشنل سنٹر بنائے ہیں، ڈسپنسریاں بنائی ہیں۔ ان کی طرف توجہ کیوں نہیں دی جاتی کہ اگر ان کو ایکسرے مشین کی ضرورت ہے تو انہیں دیں۔ اگر برکی کے اندر ایک ہسپتال ہے تو اسے ایکسرے مشین دے دیں گے تو ادھر کے لوگ لاہور نہیں آئیں گے۔

جناب چیئرمین! میری یہ بھی تجویز ہو گی کہ جب تک لیبر طبقہ خوشحال نہیں ہو گا اس وقت تک کچھ نہیں ہو سکتا۔ جو کمپنیاں بن رہی ہیں ان کے اندر ٹھیکیدار کے ذریعے بندوں کو بھرتی کیا جاتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ لیبر کے ساتھ زیادتی ہے چونکہ اس طرح سے تو ان کا میڈیکل بھی نہیں ہو گا۔ لیبر ڈیپارٹمنٹ کہاں سویا ہوا ہے اسے پتا ہونا چاہئے کہ پنجاب کے اندر کتنی فیکٹریاں ہیں ان میں کتنی لیبر ہے اور کتنے لوگوں کو endorse کیا گیا؟ میرے حلقے میں سلامت پورہ ہسپتال ہے جس کے بارے میں سالوں سے کہا جاتا ہے کہ یہ منظور ہو گیا ہے لیکن وہاں پر آج تک ایک اینٹ بھی نہیں رکھی گئی۔

جناب چیئرمین! میری یہ بھی تجویز ہے کہ اگر راجباہ روڈ بنا دیا جائے تو اسے شالامار کے ساتھ link کیا جا سکتا ہے جس سے ٹریفک کے flow میں بہتری آ سکتی ہے۔ میں ان گزارشات کے ساتھ آپ

کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا جو حق ہے وہ تو بیان کرتے رہیں گے چاہے اس کی سزا ہمیں جتنی بھی دی جائے۔

جناب چیئرمین:Time short ہے ورنہ دل چاہتا ہے کہ آپ کی باتیں مزید سنی جائیں۔ جی، محترمہ طحیا نون!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! ساڈیاں گلاں وی سن لیو جی۔

جناب چیئرمین: میاں صاحب! آپ سے پہلے پانچ نام ہیں اگر میری صوابدید ہو تو میں سب سے پہلے آپ کو سنوں اور مجھے پتا ہے کہ آپ ایک آدھ شعر بھی سنائیں گے اور میں شاعری کا بڑا شوقین ہوں۔ جی، محترمہ طحیا نون!

محترمہ طحیا نون: السلام علیکم! جناب چیئرمین! آپ کی اجازت سے میں نے انگلش میں اپنی تقریر کرنی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ طحیا نون: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں نے بھلوال کے حوالے سے دو تین points raise کرنے تھے سب سے پہلے تو تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتال

It has a Trauma Centre and its being used not only by Bhalwal but also by Bhera and the Motorway also. I would like to see that it's updated and given all the facilities that are necessaries for such a busy Tehsil Headquarter Trauma Centre.

Secondly, the Sewerage System in Bhalwal, I would like to see a master plan for it. The people keep adding different projects but unfortunately they are not functioning to their full capacity and I like to see a grand master plan and works carried out upon that basis. Similarly, I like to see clean drinking water provided for the people of Bhalwal. There is none. At present my family is providing one of the only sources of clean

drinking water to the people of that city. I would like to see a four lane express way from Sargodha to Salam Interchange that goes via Bhalwal and the reason for this is that there is a lot of traffic for various reasons. These are:

1. This year alone from the area of Bhalwal you had 200 million dollars' worth of citrus that has gone. That means not only is a 200 million dollars' worth it also mean eight thousand containers have gone across on those roads. I think a four lane express way will help facilitate and also help grow this industry bringing more revenue.

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، محترمہ! اپنی بات جاری رکھیں۔

MRS TAHIA NOON: Mr Speaker!

2. Secondly another reason for this would be that you have to understand the traffic that goes between the north and Multan-Jhang areas go via Bhalwal. Again an express way would facilitate that and also the upcoming industrial estate will cause again more traffic and will need to be accommodated. Then I would like to say that I think Bhalwal should be awarded the status of district for all the reasons I just stated and enclosing. I just like to point out that my own Union Council Noor Pur Noon still does not have a Basic Health Unit. My understanding is that maybe they are no longer been provided but I would like to see something provided to Noor Pur Noon in place of the Basic

Health Unit and also a Girl's High School. Thank you

جناب سپیکر: شکریہ۔ محترمہ شمیلہ اسلم!

محترمہ شمیلہ اسلم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ پری بجٹ کی روایت کو برقرار رکھنے پر میں وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف، وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا اور ان کی ٹیم کو مبارکباد پیش کرتی ہوں اور میں سمجھتی ہوں کہ مسلم لیگ (ن) کی ہمیشہ سے یہ روایت رہی ہے کہ محدود وسائل میں رہتے ہوئے پنجاب کی عوام کی بہتری کے لئے تمام سہولیات مہیا کی جائیں اس کے لئے میں ایک شعر کہنا چاہوں گی۔

تدبیر سے تقدیریں بدل دیتے ہیں
وہ لوگ جو حوصلہ ہارا نہیں کرتے

جناب سپیکر! پنجاب حکومت نے صحت کے شعبے میں ہمیشہ ترجیحی بنیادوں پر کام کیا ہے تاکہ عوام کو صحت کی تمام تر سہولتوں سے مستفید ہونے کا موقع ملے۔ اس سال گورنمنٹ کی پالیسی ہے کہ تمام DHQs میں سٹی سکین مشینیں فراہم کی جائیں۔ حکومت پنجاب سے میری request ہو گی کہ پچھلے سال وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے میری request پر ڈی ایچ کیو وہاڑی کے لئے سٹی سکین مشین کی منظوری دی تھی مگر بجٹ میں رقم مختص نہ ہونے کی وجہ سے ابھی تک ہسپتال کو مشین مہیا نہیں کی گئی جس کی وجہ سے وہاڑی کے عوام کو ملتان یا بہاولپور جانا پڑتا ہے لہٰذا میری درخواست ہے کہ اس سال بجٹ میں وہاڑی کے لئے سٹی سکین مشین رکھی جائے اور اس کے ساتھ ساتھ سٹاف بھی مہیا کیا جائے۔ محترمہ تہمینہ دولتانہ کی کاوشوں سے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے وہاڑی میں COMSAT یونیورسٹی کا آغاز کیا جہاں وہاڑی اور گردونواح کے طلباء وطالبات تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ آج COMSAT یونیورسٹی وہاڑی میں میڈیکل کالج بنانے جا رہی ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ پرائیویٹ میڈیکل کالج کی بجائے پنجاب حکومت اس میڈیکل کالج کو own کرے تاکہ والدین بھاری فیسوں سے بچ سکیں کیونکہ پرائیویٹ میڈیکل کالج کی فیس دینا والدین کے لئے تقریباً ناممکن ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر! 2012 میں وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے وومن Package متعارف کروایا، وومن ڈویلپمنٹ کو محکمہ سوشل ویلفیئر سے علیحدہ کر دیا گیا اور اس کا الگ سے بجٹ مختص

کیا گیا تھا۔اس وقت صورتحال یہ ہے کہ تمام اضلاع میں صرف Hostel for Working Women اس وزارت کے تحت کام کر رہا ہے۔میری گزارش ہے کہ Women's Crisis Centre اور دارالامان کو اس منسٹری کے ماتحت کیا جائے تاکہ تمام ضلعی حکومتوں میں اس منسٹری کا ایک setup بن سکے۔

جناب سپیکر!حکومت پنجاب نے ایجوکیشن سیکٹر میں بے پناہ packages متعارف کروائے ہیں۔حکومت کی پالیسی کے مطابق تمام مڈل سکولوں کو ضرورتاً upgrade کیا جارہا ہے۔میری گزارش ہے کہ تحصیل وہاڑی میں 34/WB میں لڑکیوں کا ایک مڈل سکول ہے اسے اپ گریڈ کر کے ہائی سکول کا درجہ دینے کی اشد ضرورت ہے کیونکہ وہاں مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد بچیاں اپنے گھروں میں بیٹھ جاتی ہیں اور وہ مزید تعلیم حاصل نہیں کر سکتیں۔میری گزارش ہے کہ اس دفعہ بجٹ میں اس سکول کو upgrade کرنے کے لئے رقم مختص کی جائے۔

جناب سپیکر!موجودہ حکومت نے تمام اضلاع کے ڈی پی او آفس میں Woman's Desk کا قیام ممکن بنایا ہے۔میں چاہوں گی کہ اسے تحصیل لیول تک لایا جائے تاکہ تشدد سے پاک معاشرہ تشکیل پا سکے۔بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی کا سب کیمپس وہاڑی میں بنادیا گیا ہے لیکن اس کے لئے ابھی تک بجٹ مختص نہیں کیا گیا۔وہاں پر ٹیچرز اور ادارے کو بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے لہٰذا میری گزارش ہے کہ اس بجٹ میں اس کے لئے رقم مختص کی جائے۔

جناب سپیکر!حکومت پنجاب نے کسانوں کی بہتری کے لئے بہت سی سکیمیں متعارف کروائی ہیں جس کی وجہ سے ان کی کارکردگی میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے لیکن اب بھی اس میں مزید بہتری لانے کی ضرورت ہے۔اگر چیک اینڈ بیلنس کے نظام کو بہتر کر دیا جائے تو جعلی سیڈ مافیا اور جعلی ادویات پر کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ!تشریف رکھیں۔آپ کا وقت ختم ہو چکا ہے۔اب اجلاس کل بروز جمعۃ المبارک مورخہ 10-مارچ 2017 بوقت صبح 9-00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔